

مسرشد کامل کے اوصاف پر مشتمل مدنی گلدستہ



# جامع شرائط پیر

[www.sirat-e-mustaqeem.com](http://www.sirat-e-mustaqeem.com)



- |    |                           |    |                             |
|----|---------------------------|----|-----------------------------|
| 11 | پیر کامل کی ضرورت و اہمیت | 3  | غام اور تام میں فرق         |
| 34 | سنی صحیح العقیدہ کون؟     | 28 | مسرشد کامل کیلئے چار شرائط  |
|    |                           | 72 | جامع شرائط پیر کامل کی تلاش |



مرکزی مجلس شوریٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط  
اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

## جامع شرائط پیر<sup>①</sup>

### دروود پاک کی فضیلت

رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہدا کے ساتھ رکھے گا۔“

### اہم دلائل آپ سے کہہ

ایک شخص حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

[۱]..... مبلغ دعوت اسلامی و نگران مرکزی مجلس شوریٰ حضرت مولانا ابوالخیر محمد عمران عطاری مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی نے یہ بیان 25 رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ بمطابق اکتوبر 2007ء کو تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ٹیلی فون اور انٹرنیٹ پر یو کے (UK) کے اسلامی بھائیوں سے فرمایا۔ ۲۴ صفر المظفر ۱۴۳۴ھ بمطابق 07 جنوری 2013ء کو ضروری ترمیم و اضافے کے بعد تحریری صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (شُعْبَةُ تَسَائِلِ دَعْوَتِ اِسْلَامِیِّیَّةِ الْجُلُمِیَّةِ)

[۲]..... مجمع الزوائد، کتاب الادعية، باب فی الصلوة علی النبی..... الخ، الحدیث: ۱۷۹۸، ج ۱۰، ص ۲۵۳

وَسَلَّمَ کے چچا حضرت سیدنا عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کے شہزادے! میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی لوگوں کو نیکی کی دعوت دیا کروں اور برائی سے منع کیا کروں۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے اُس سے دریافت فرمایا: ”کیا تم (اپنی اصلاح کرنے میں) حدِ کمال کو پہنچ چکے ہو؟“ بولا: ”مجھے اُمید تو یہی ہے۔“

اس کی یہ بات سن کر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: ”اگر تمہیں قرآنِ پاک کے تین حُرُوف کی وجہ سے رُسوا ہونے کا خوف نہ ہو تو یہ کام کر سکتے ہو۔“ اس نے (بڑی حیرانی سے) عرض کی: ”وہ حُرُوف کون سے ہیں؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

أَتَاْمُرُونَ النَّاسَ بِالْإِذِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ (ب، البقرة: ۴۴)  
ترجمہ کنز الایمان: کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنی جانوں کو بھولتے ہو۔

پھر اُس سے پوچھا: ”کیا تمہیں اس آیتِ مبارکہ کا حکم معلوم ہے؟“ اس نے جواب دیا: نہیں۔ پھر مزید عرض کی: ”اچھا وہ دوسرا حرف کون سا ہے؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۚ كَبُرَ مَقْتًا  
ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے۔ کیسی

عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴿۲﴾ (پ ۲۸، الصف: ۳، ۲) نہ کرو۔

پھر دریافت فرمایا: ”کیا اس آیت مبارکہ کا حکم جانتے ہو؟“ اس نے جواب دیا: نہیں۔ بہر حال اس نے پھر عرض کی: ”وہ تیسرا حرف کون سا ہے؟“ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سیدنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کا قول ہے (جو قرآن پاک میں مذکور ہے)۔“ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْهَكُم عَنْهُ ﴿۱۲﴾ (ہود: ۸۸) کہ جس بات سے تمہیں منع کرتا ہوں آپ اس کے خلاف کرنے لگوں۔

اسے تلاوت کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: ”کیا اس آیت مبارکہ کے حکم سے آگاہ ہو؟“ اس بار بھی جب اس نے نفی میں جواب دیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نصیحت آمیز لہجے میں ارشاد فرمایا: ”(دوسروں کی اصلاح کرنے سے پہلے بہتر یہ ہے کہ اس اصلاح کی) ابتدا اپنے آپ سے کرو۔“ ①

## حَام اور حَامِی میں فرق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ خام (ناپختہ، نامکمل، کچا) اور تام

①..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر، الحدیث: ۷۶۹، ج ۶، ص ۸۸

(پختہ مکمل) میں بہت فرق ہے کیونکہ رہبری و رہنمائی ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ بلکہ رہبر و رہنما بننے کے لیے پہلے خود آزمائش کی بھیٹی سے گُندن بن کر نکلتا ضروری ہے کیونکہ دوسروں کی رہنمائی کرنا گویا کہ ایک راہ پر خطر پر چلنا ہے، اس میں ذرہ برابر کوتاہی و غلطی گہری کھائی میں گرنے کا سبب بن سکتی ہے۔ چنانچہ،

وہ بے علم حضرات جو ولایت کی مسند کو اپنے باپ کی وراثت سمجھتے ہیں ان کی ہدایت و عبرت کے لیے اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، پروانہ شمع رسالت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: حضرت خواجہ موذود چشتی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی سلسلہ چشتیہ کے جلیل القدر بزرگوں اور سرداروں کی اولاد میں سے تھے۔ ان بزرگوں کے بعد آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنے آباء و اجداد کے منصب پر بیٹھے۔ ہزاروں لوگ مرید ہوئے مگر صاحبزادہ صاحب ابھی نہ تو عالم ہوئے تھے اور نہ ہی راہ طریقت میں کسی کامل مُرشد کی تعلیم سے چلے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی عنایت ان کے شامل حال ہوئی کہ ان کی تعلیم و تربیت کے لئے حضرت شیخ الاسلام سیدی احمد نامقی جامی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو ہرات بھیجا گیا۔ جب یہ بزرگ ہرات پہنچے تو لوگ ان کی عظیم الشان کرامات دیکھ کر ان کے مرید و معتقد ہو گئے اور ان کا شہرہ ہر طرف پھیل گیا۔

خواجہ مودود چشتی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کو یہ بات ناگوار محسوس ہوئی اور ارادہ کیا کہ حضرت احمد جامی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کو ملک سے نکال دیں۔ چنانچہ مریدوں کا لشکر لے کر حرکت میں آئے حضرت شیخ الاسلام احمد جامی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کے ساتھیوں کو اس بات کی اطلاع ملی لیکن انہوں نے براہِ ادب حضرت کو نہ بتایا مگر حضرت خود ہی خوب جانتے تھے۔ ایک دن جب صبح کا کھانا حاضر کیا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ٹھہرو! ابھی کچھ قاصد آنے والے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد خواجہ مودود رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کے قاصد حاضر ہو گئے۔ حضرت والا نے انہیں کھانا کھلایا، پھر فرمایا: تم کہو گے یا میں بتاؤں کہ تم کس لئے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: آپ ہی فرمادیں۔ فرمایا: تمہیں خواجہ مودود نے بھیجا ہے کہ جا کر مجھے یہ کہہ دو کہ تم ہماری ولایت میں کیوں آئے ہو، سیدھی طرح واپس جانا ہے تو چلے جاؤ ورنہ جس طرح چاہیں گے نکال دیں گے۔ قاصدوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ ہاں خواجہ مودود نے یہی پیغام دے کر بھیجا تھا۔ حضرت احمد جامی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ نے اس پر فرمایا: اگر ولایت سے مراد یہ دیہات ہیں تو یہ نہ اوروں کی ملک ہیں اور نہ خواجہ مودود کی اور اگر ولایت سے مراد یہ لوگ ہیں تو یہ لوگ سَخَر کے بادشاہ کی رعایا ہیں اس اعتبار سے تو بادشاہ شیخ الشیوخ بتاتا ہے اور اگر ولایت سے

مُراد وہ ہے جو میں جانتا ہوں اور جسے اولیا جانتے ہیں تو کل ہم انہیں دکھا دیں گے کہ ولایت کا کام کیا اور کیسا ہوتا ہے۔

قاصدوں کو یہ جواب دے کر بھیج دیا، پھر بارش شروع ہو گئی اور ایک دن رات مسلسل برستی رہی، دوسرے دن صبح کے وقت حضرت احمد جامی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: گھوڑے تیار کرو تا کہ خواجہ مودود کی طرف چلیں۔ ساتھیوں نے عرض کی: حضور ندی میں پانی بہت آ گیا ہے۔ اس حالت میں کوئی سلاج بھی کشتی نہیں لے جاسکتا۔ آپ نے فرمایا: کچھ مشکل نہیں، آج ہم سلاجی کریں گے۔ جب سوار ہو کر جنگل میں پہنچے تو دیکھا کہ لوگوں کا ایک بہت بڑا گروہ ہتھیار لے کر موجود ہے۔ دریافت فرمایا: یہ لوگ کیوں جمع ہیں؟ عرض کی گئی: ان کو معلوم ہوا کہ آپ کے مقابلے کے لئے کوئی جماعت آئی ہے، چونکہ یہ آپ کے مرید اور محبت کرنے والے ہیں اس لئے آپ کے ساتھ چلنے کے لئے آئے ہیں۔ فرمایا: انہیں واپس کر دو، تیر تلوار بادشاہ شجر کے ہتھیار ہیں، اولیا کے ہتھیار تو اور ہی ہوتے ہیں۔

الغرض چند خدام کو لے کر ندی کے کنارے پہنچے، پانی خوب چڑھا ہوا تھا آپ نے فرمایا: ہم نے کہا تھا کہ سلاجی ہم کریں گے۔ یہ کہہ کر معرفتِ الہی کے بارے میں کلام کرنا شروع کیا، لوگ سُن کر آپ سے باہر ہو گئے، آپ نے فرمایا:

آنکھیں بند کر لو اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر چلو۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا، جس نے جلدی آنکھ کھولی اس کا جوتا پانی سے تر ہو گیا اور جس نے دیر سے آنکھ کھولی اس کا جوتا بھی خشک رہا اور سب نے اپنے آپ کو دریا کے پار پایا۔

خواجہ مودود رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے قاصدوں نے جب یہ معاملہ دیکھا فوراً جا کر صاحبزادہ صاحب کو اطلاع دی مگر کسی کو یقین نہ آیا، صاحبزادہ صاحب دو ہزار مُسَلِّح مُریدوں کے ساتھ سامنے آگئے لیکن جیسے ہی حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی نظر سے نظر لگرائی فوراً بے اختیار ہو کر گھوڑے سے اتر کر حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی قدم بوسی کرنے لگے، حضرت نے ان کی پیٹھ تھپتھا کر ارشاد فرمایا: ولایت کا کام دیکھا؟ تم نہیں جانتے کہ اللہ والوں کی ولایت فوج اور اسلحے سے نہیں ہوتی۔

جاؤ سوار ہو جاؤ! ابھی تم بچے ہو، تمہیں نہیں معلوم کہ تم کیا کرتے ہو۔ پھر جب بستی میں آئے تو حضرت احمد جامی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ایک محلّے میں ٹھہرے اور صاحبزادہ خواجہ مودود رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ دوسرے محلّے میں۔ دوسرے دن صاحبزادے کے مُریدوں نے کہا: ہم تو احمد جامی کو ملک سے نکالنے آئے تھے اور آج ان کے ساتھ ایک ہی بستی میں ٹھہرے ہوئے ہیں، کوئی طریقہ کار اختیار کرنا چاہیے۔ حضرت خواجہ مودود رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: میری رائے یہ ہے کہ صبح ان کی



خدمت میں حاضر ہو کر واپسی کی اجازت لے لیں، ان کا کام ہماری طاقت میں نہیں۔ مُریدوں نے کہا: درست رائے یہ ہے کہ ایک جاسوس مقرر کر لیں جب ان کے دوپہر کے آرام کا وقت آئے اور لوگ ان کے پاس سے چلے جائیں اور وہ تنہا ہوں اس وقت ہماری ایک جماعت کے لوگ آپ کے ساتھ ان کے پاس جائیں اور سماع شروع کریں اور وجد کی صورت بنائیں، اسی حالت میں ان پر حملہ کر کے کام تمام کر دیں۔ حضرت خواجہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: یہ ٹھیک نہیں، وہ ولی ہیں، صاحب کرامات ہیں۔

جب دوپہر کو حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے آرام کا وقت ہوا خادم نے چاہا کہ بچھونا بچھائے، فرمایا: تھوڑی دیر ٹھہرو، کچھ کام ہے۔ اچانک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، خادم نے دروازہ کھولا تو حضرت خواجہ مودود رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ایک بہت بڑے گروہ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ سلام کے بعد سماع شروع ہوا، ساتھیوں نے نعرے لگانا شروع کئے، انہوں نے چاہا کہ اپنا فاسد ارادہ پورا کریں کہ اچانک حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا: اے سہل! تو کہاں ہے؟ ارے اے سہل! تو کہاں ہے؟ سہل نام کے یہ بزرگ شہرِ سرخس کے رہنے والے تھے، حضرت کے آواز دیتے ہی فوراً حاضر ہوئے اور ان فسادِ یوں پر ایک نعرہ مارا سب اپنی جوتیاں پگڑیاں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ صرف خواجہ مودود چشتی رَحْمَةُ اللهِ

تَعَالٰی عَلَیْہِ باقی رہ گئے۔ نہایت شرمندگی سے کھڑے ہوئے اور ننگے سر ہو کر مُعافی مانگی اور عرض کی حضور آپ جانتے ہیں کہ فساد میں میری مرضی نہ تھی، فرمایا: تم سچ کہتے ہو مگر تم ساتھ کیوں آئے؟ عرض کی: میں نے بُرا کیا، مجھے مُعاف فرمادیں۔ فرمایا: میں نے مُعاف کیا، اب ان لوگوں کو بلاؤ اور دو خدمتگار مقرر کرو اور تین دن ٹھہرو۔ حضرت خواجہ مودود رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد خواجہ مودود رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے حاضر ہو کر عرض کی: جو آپ کا حکم تھا وہ میں نے پورا کر دیا اب مزید کیا فرمان ہے۔ فرمایا: مصلیٰ ایک طرف رکھو اور پہلے جا کر علم پڑھو کہ بے علم زہد شیطان کا مَسْخَرہ ہے۔

خواجہ نے عرض کی: میں نے قبول کیا اور کیا فرمان ہے؟ فرمایا: جب علم حاصل کرنے سے فارغ ہو جاؤ تو اپنا روحانی خاندان زندہ کرو۔ تمہارے آباؤ اجداد اولیا و صاحب کرامات تھے۔ خواجہ مودود رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے کہا: حضرت آپ مجھے اپنے آباؤ اجداد کا سلسلہ زندہ کرنے کا فرماتے ہیں تو پہلے تبرکاً مجھے مَسند پر بٹھادیں۔ فرمایا: آگے آؤ! یہ آگے آئے، حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ہاتھ پکڑ کر اپنی مَسند کے کنارے پر بٹھایا اور فرمایا: تمہیں مَسند پر بٹھاتا ہوں بشرطیکہ تم عالم بنو۔ یہ تین مرتبہ فرمایا، حضرت خواجہ مودود رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ تین دن اور حاضر رہے فیض و برکات لئے نوازشیں حاصل کیں، پھر علم حاصل کرنے تلخ و بُخارِ اشریف

لے گئے، چار سال میں علوم میں کامل ماہر ہو گئے، ہر شہر میں حضرت خواجہ مودود رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی کرامات ظاہر ہوئیں، پھر علاقہ چشت میں پہنچے اور مریدوں کی تربیت میں مشغول ہو گئے۔ مختلف جگہوں سے لوگ حاضر خدمت ہوئے اور حضرت کی برکتوں سے معرفت کی دولت اور ولایت کا مرتبہ حاصل کیا۔<sup>①</sup>

### وقت نزع پیر کاہل کی مدد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ رہبری کے لیے خود کامل ہونا اور کسی کامل پیر کی بارگاہ میں حاضر ہونا لازم ہے کیونکہ کوئی بھی ان کا ملین کی مدد کے بغیر منزل مقصود تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔ چنانچہ، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے کہ امام فخر الدین رازی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی نزع کا جب وقت آیا، شیطان آیا کہ اس وقت شیطان پوری جان توڑ کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اس (مرنے والے) کا ایمان سلب ہو جائے، (یعنی چھین لیا جائے) اگر اس وقت پھر گیا تو پھر کبھی نہ لوٹے گا۔ اُس نے ان سے پوچھا کہ تم نے عمر بھر مُناظروں، مباحثوں میں گزاری، خدا کو بھی پہچانا؟ آپ نے فرمایا: بیشک خدا ایک ہے۔ اس نے کہا اس پر کیا دلیل؟ آپ نے ایک دلیل قائم فرمائی، وہ خبیث مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت (یعنی فرشتوں کا استاد) رہ چکا ہے، اس نے وہ دلیل توڑ دی۔

①..... فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۵۸ ملقطاً

انہوں نے دوسری دلیل قائم کی اُس نے وہ بھی توڑ دی۔ یہاں تک کہ ۳۶۰ دلیلیں حضرت نے قائم کیں اور اس نے سب توڑ دیں۔ اب یہ سخت پریشانی میں اور نہایت مایوس۔ آپ کے پیر حضرت نجم الدین کبرلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہیں دُور دراز مقام پر روضہ فرما رہے تھے، وہاں سے آپ نے آواز دی: ”کہہ کیوں نہیں دیتا کہ میں نے خدا کو بے دلیل ایک مانا۔“ ۷

آفتاب آمد دلیل آفتاب

گر دلیلے خوانی ازوے رو متاب

یعنی طلوع آفتاب، آفتاب ہی کی دلیل ہے، اگر دلیل چاہے تو اس سے منہ نہ پھیر۔<sup>①</sup>

﴿پیر کا اہل کی ضرورت طاہریت﴾

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کسی کا علم میں کیتائے زمانہ ہونا بھی اس کے ایمان پر خاتمے کی دلیل نہیں بن سکتا۔ البتہ! کسی پیر کامل کے دامن سے وابستہ ہونے سے یہ امید ضرور کی جاسکتی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پیر کامل کے صدقے اس کے مُریدوں کو بُرے خاتمے سے محفوظ فرمائے کیونکہ پیر کی باطنی توجہ نہ صرف شیطانی وسوسوں کو دور کرتی ہے بلکہ ایمان کی حفاظت کا بھی ایک مضبوط ذریعہ ہے۔ چنانچہ،

[1]..... ملفوظات، ص ۹۳

حجۃ الاسلام امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِیْ پیر و مُرشد کی اہمیت و ضرورت کے حوالے سے اپنے رسالے ایہا الولد میں فرماتے ہیں کہ سالک کو رہنمائی اور تربیت کرنے والے ایک شیخ (یعنی مرشدِ کامل) کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ اپنی خصوصی تربیت سے مُرید کے بُرے اخلاق کو جڑ سے ختم کر دے اور ان کی جگہ اچھے اخلاق کا بیج بُو دے ﴿ تربیت کی مثال بالکل اس طرح ہے جس طرح ایک کسان بھیتی باڑی کے دوران اپنی فصل سے غیر ضروری گھاس اور جڑی بوٹیاں نکال دیتا ہے تاکہ فصل کی ہریالی اور نشوونما میں کمی نہ آئے ﴿ اسی طرح راہِ حق کے سالک کے لئے ایک ایسے مرشدِ کامل کا ہونا نہایت ہی ضروری ہے جو اس کی احسن طریقے سے تربیت کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے راستے کی طرف اس کی رہنمائی کرے ﴿ ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے انبیاء و رُسُل عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اس لئے مبعوث فرمایا تاکہ وہ لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا راستہ بتائیں مگر جب آخری رسول، حضور خاتم النبیین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس جہان سے پردہ فرما گئے (اور بُت و رسالت کا سلسلہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ختم ہوا) تو اس منصبِ جلیل کو خلفائے راشدین عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بطور نائب سنبھال لیا اور لوگوں کو راہِ حق پر لانے کی سعی و کوشش فرماتے رہے۔ ①

[۱].....مجموعۃ رسائل الامام الغزالی، ایہا الولد، ص ۲۶۱

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خلفائے راشدین و دیگر کثیر صحابہ کرام عَلَیْہِ  
الرِّضْوَان دین اسلام کی اشاعت کے لیے مصروفِ عمل رہے، انہوں نے باقاعدہ سلسلہ  
درس و تدریس شروع کیا، بے شمار تشنگانِ علوم و دینیہ اپنی علمی پیاس بجھانے و درواز  
سے ان کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ چنانچہ صحابہ کرام عَلَیْہِ الرِّضْوَان سے فیض  
حاصل کرنے والوں کو تابعین عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

جب مُردِ زمانہ کے ساتھ ساتھ اسلامی سلطنت کی حدود میں وسعت آتی  
گئی تو اُمت کے آفکار میں افتراق و انتشار کی کیفیات بھی وسیع تر ہونے لگیں، ان  
حالات میں دنیاوی نعمتوں پر اُخروی نعمتوں کو ترجیح دینے والے اور پیارے آقا  
کی دُکھیری اُمت کی اصلاح کا جذبہ رکھنے والے ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ  
النَّبیین نے آگے بڑھ کر اُمت کی ڈوبتی کشتی کو سہارا دیا اور عیش و عشرت سے بھرپور  
زندگی کو اچھا سمجھنے کے بجائے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ  
وَسَلَّم کی سنتوں بھری سادہ زندگی کے اتباع کی پیروی پر زور دیا۔ انہوں نے  
خالص علمی و عملی حیثیت سے دین اسلام کی ترویج کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر  
دیں اور لوگوں کو سچا مسلمان بنانے کے لیے ان کی ظاہری و معنوی حیثیت سے  
مدنی تربیت فرمانا شروع کر دی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے برگزیدہ ان بُزرگانِ دین و اولیائے کاملین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمُبِین کے رُوحانی تَصَرُّفات اور باطنی فُیوض و بَرَکات کے باعث ہر دور میں حق کی شمع فُروزاں رہی اور ایسے اہلِ نظر پیدا ہوتے رہے جو نامُساعدِ حالات کے باوجود باطل کے خلاف برسرِ پیکار رہے اور شَرِ یُعْت و طریقت کی روشنی میں لوگوں کے ظاہر و باطن کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ ایمان کی حفاظت کی مَدَنی سوچ بھی عطا فرماتے رہے کیونکہ مسلمان کی سب سے قیمتی چیز ایمان ہے، مگر فی زمانہ ایمان کو جس قدر خطرات لاحق ہیں اس کو ہر ذی شُعور محسوس کر سکتا ہے۔ چنانچہ حفاظتِ ایمان کے لیے کسی ایسے کامل پیر و مرشد کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا جو نہ صرف اپنے مُریدوں پر بادل کی طرح سایہ فگن رہے بلکہ ان پر آنے والی ہر آفت و مصیبت کے وقت ڈھال بھی بن جائے۔ مگر افسوس صد افسوس! آج کل علمِ دین سے نابلد ہونے یا فکرِ آخرت پیشِ نظر نہ ہونے کے سبب بعض ناعاقبت اندیشوں نے پیری مُریدی کو حُصولِ دنیا کا ذریعہ بنا لیا ہے اور موجودہ دور میں کسی کامل پیر کو تلاش کرنے کی سوچ تو کجا اس کے متعلق معلومات بھی مثل عَنَقا ① ہیں۔

①..... عَنَقا کے متعلق مختلف اقوال ہیں، یہ ایک فرضی افسانوی پرندہ ہے جس کے متعلق فلاسفہ کا خیال ہے کہ اسکے دو بازو اور چار پاؤں ہیں اور اسکے بازو مشرق و مغرب تک پھیلے ہوئے ہیں، ایسے پرندے کا پایا جانا ممکن تو ہے لیکن پایا نہیں جاتا۔ (نصاب المنطق، ص ۴۱)

پس آئیے! یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ پیر و مرشد کون ہوتا ہے؟ اس میں کن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے؟ اور کیا دورِ حاضر میں ایسے اوصاف کی حامل کوئی شخصیت موجود ہے جس کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو کر ہم حفاظتِ ایمان کا نسخہ کیمیا پاسکیں۔

### شیخ کی تعریف

حضرت سیدنا عبد الغنی نابلسی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی حدیقہ ندیہ میں شیخ یعنی پیر و مرشد کی تعریف کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں کہ شیخ سے مراد وہ بزرگ ہے جس سے اس کے بیان کردہ احکامِ شرع کی پیروی پر عہد کیا جائے اور وہ اپنے اقوال و افعال کے ذریعے مریدوں کے حالات اور ظاہری تقاضوں کے مطابق ان کی تربیت کرے اور اس کا دل ہمیشہ مراتبِ کمال کی طرف متوجہ رہے۔<sup>①</sup>

### پیر و مرشد کا مرتبہ

حضرت سیدنا داتا گنج بخش جویری علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی شہرہ آفاق کتاب کشف المحجوب میں اور حضرت سیدنا علامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری مرقاة المفاتیح میں نقل فرماتے ہیں کہ الشَّيْخُ فِي قَوْمِهِ كَالنَّبِيِّ فِي

①.....الحديقة الندية، الباب الاول، فمرجع الاحكام وبمشيتها الكتاب والسنة۔ الخ، ج ۱، ص ۱۵۹



اُمّتہ یعنی شیخ اپنی قوم میں ایسے ہوتا ہے جیسے نبی اپنی اُمّت میں۔<sup>①</sup>

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، پروانہ شمع رسالت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ شریف میں امام جلال الدین سیوطی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ النَّقَوِی کے حوالے سے مذکورہ حدیث پاک ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہاں شیخ سے مراد ہادیانِ راہِ خدا ہیں یعنی وہ لوگ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ کی جانب ہدایت دینے والے ہیں اور قرآن کریم میں ایسے لوگوں کی اطاعت کو لازم قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ  
ترجمہ کنز الایمان: حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو  
رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے

(پ ۵، النساء: ۵۹) ہیں۔

یہاں اولی الامر سے مراد علمائے شریعت و طریقت دونوں ہیں۔<sup>②</sup>

پیرِ سرمدی شریعت

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

[۱].....مرقاۃ المفاتیح، کتاب فضائل القرآن، باب آداب التلاوة، تحت الحدیث: ۲۱۹۷، ج ۴، ص ۲۹۶

کشف المحجوب، باب لبس المرقعات، ص ۵۲

[۲].....فتاویٰ رضویہ، ج ۲۱، ص ۴۸۳

یَوْمَ نَذْعُو اَکْلَ اَنَاسِیْ بِاَمَامِهِمْ ۚ ترجمہ کنز الایمان: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔ (پ ۵، بنی اسرائیل: ۷۱)

مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ نور العرفان میں اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہئے شریعت میں تقلید کر کے اور طریقت میں بیعت کر کے تاکہ خُشراچھوں کے ساتھ ہو۔ اگر صالح امام نہ ہوگا تو اس کا امام شیطان ہوگا۔ اس آیت میں تقلید، بیعت اور مُریدی سب کا ثبوت ہے۔

### میری ہر ذلے کا مقصد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیر اُمورِ آخرت کے لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُس کی رہنمائی اور باطنی توجہ کی بَرَکت سے مُرید اللہ و رسول غُزَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی والے کاموں سے بچے اور رضائے رَبُّ الانام کے مَدَنی کاموں کے مطابق اپنے شب و روز گزار سکے۔

### میری تمام حالات

موجودہ زمانے میں بیشتر لوگوں نے پیری مُریدی جیسے اہم منصب کو حصول دنیا کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ بیشتر بد عقیدہ اور گمراہ لوگ بھی تَصَوُّف کا ظاہری لبادہ

اوڑھ کر لوگوں کو گمراہ اور ان کے دین و ایمان کو برباد کر رہے ہیں۔ انہی غلط کار لوگوں کو بنیاد بنا کر پیری مُریدی کے مخالفین اس پاکیزہ رشتے سے لوگوں کو بدگمان کر رہے ہیں۔ دورِ حاضر میں چونکہ کامل و ناقص پیر کا امتیاز انتہائی مشکل ہے۔ لہذا مُرید ہوتے وقت سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن اور حجۃ الاسلام امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِی نے پیر و مُرشد کی جن شرائط و اوصاف کے بارے میں وضاحت فرمائی ہے اور مُرشدِ کامل کی پہچان کا جو طریقہ ارشاد فرما کر اُمت کو صحیح رہنمائی عطا کی ہے اُسے پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

### مرشدِ کامل کیلئے چار شرائط

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجددِ دین و ملت، پروانہ شمعِ رسالت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ شریف میں تحریر فرماتے ہیں: شیخِ اِتِّصال یعنی جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور پر نور، سید المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک مُتَّصِل ہو جائے، اس کیلئے چار شرطیں ہیں:

(۱) شیخ کا سلسلہ بِاتِّصَالِ صَحِیح (یعنی دُرست واسطوں کیساتھ) حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچا ہو۔ (۲) شیخ سُنَّی العقیدہ ہو۔ (۳) عالم ہو۔ (۴) فاسق مُغلن (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والا) نہ ہو۔<sup>①</sup>

[۱]..... فتاویٰ رضویہ، ج ۲۱، ص ۵۰۶، ۵۰۵

## ﴿سرورِ کامل کے 26 اوصاف﴾

حُجَّۃُ الْاِسْلَام امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِیْ کَامِلِ مُرْشِدِ کے اوصاف یوں بیان فرماتے ہیں کہ شیخ (پیر و مرشد) کے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نائب ہونے کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ عالم ہو لیکن ہر عالم بھی مُرْشِدِ کَامِل نہیں ہو سکتا۔ لہذا ہم یہاں اجمالی طور پر مُرْشِدِ کَامِل کی بعض علامات بیان کرتے ہیں تاکہ ہر شخص مرشد و رہبر بننے کا دعویٰ نہ کر سکے۔

- ﴿1﴾..... پیر کَامِل وہی ہے جس کے دل میں دنیا کی محبت اور عِزّت و مرتبہ کی چاہت نہ ہو ﴿2﴾..... وہ ایسے مرشد کَامِل سے بیعت ہو جو نورِ بصیرت سے مالا مال ہو ﴿3﴾..... اس کا سلسلہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسِّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک مُتَّصِل ہو ﴿4﴾..... نیک اَعمال بجالانے والا ہو ﴿5﴾..... ریاضتِ نفس کا عادی ہو ﴿6﴾..... کم کھانے ﴿7﴾..... کم سونے ﴿8﴾..... کم بولنے ﴿9﴾..... کثرتِ نوافل ﴿10﴾..... زیادہ روزے رکھنے اور ﴿11﴾..... خوب صدقہ و خیرات کرنے جیسے نیک اَعمال کرنے والا ہو ﴿12﴾..... نیز وہ پیر کَامِل اپنے شیخ کی کَامِلِ اِتِّباع کے سبب صبر ﴿13﴾..... نماز ﴿14﴾..... شکر ﴿15﴾..... تَوَكُّل ﴿16﴾..... یقین ﴿17﴾..... سخاوت ﴿18﴾..... قناعت ﴿19﴾..... طمانیتِ نفس

﴿20﴾.....﴿حلم﴾ (21).....﴿تواضع﴾ (22).....﴿علم﴾ (23).....﴿صدق﴾ (24).....﴿وفا﴾

﴿25﴾.....﴿حیا اور﴾ (۲۶).....﴿وقار و سکون جیسے پسندیدہ اوصاف کا پیکر ہو۔

پس جو پیر کامل ان اوصاف سے متصف ہو وہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے انوارِ مبارکہ میں سے ایک نور بن جاتا ہے اور اس قابل ہو جاتا ہے کہ اسکی اقتدا کی جائے۔ ایسے پیر و مرشد کا ملنا بہت ہی مشکل ہے..... اور اگر (اللہ عزوجل کی رحمت اور) خوش قسمتی و سعادت مندی ساتھ دے اور ان اوصاف کے حامل پیر کامل تک رسائی ہو جائے اور وہ پیر کامل بھی اسے اپنے مریدوں میں قبول فرمالے..... تو اب اس مرید کے لئے لازمی اور ضروری ہے کہ اپنے پیر کامل کا ظاہری اور باطنی ہر طرح سے ادب و احترام بجالائے۔<sup>①</sup>

### مرشدِ کامل کی تلاش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اللہ عزوجل کا خاص فضل و کرم ہے کہ وہ جسے چاہے اپنے برگزیدہ بندوں کے ذریعے مَدَنی ماحول عطا فرما دے۔ اللہ عزوجل ہر دور میں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی اُمت کی اصلاح کیلئے اپنے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَامُ ضرور پیدا فرماتا ہے جو اپنی مومنانہ حکمت و فراست

①.....مجموعۃ رسائل الامام الغزالی، ایہا الولد، ص ۲۶۲

کے ذریعے لوگوں کو یہ ذہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

سینکڑوں سال پہلے سیدنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِی نے پیر کے لیے جن اوصاف کا ذکر فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ یہ تمام اوصاف شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ مبارکہ میں بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔ جن کے تقویٰ و پرہیزگاری کی بَرَکات کی ایک مثال تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمارے سامنے ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نگاہِ ولایت اور حکمتوں بھری مَدَنی تربیت نے دنیا بھر میں لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا اور اکثر غیر مسلموں کے اسلام قبول کرنے کی اطلاعات بھی ملتی رہتی ہیں۔

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ شَرِیْعَتِ مُطہَّرہ اور طریقتِ مُنَوَّرہ کی وہ یادگارِ سَلَفِ شخصیت ہیں جو کہ کثیر الکرامت بزرگ ہونے کے ساتھ ساتھ عَلَمًا وَعَمَلًا، قَوْلًا وَفِعْلًا، ظاہرًا وَبَاطِنًا احکاماتِ الہیہ کی بجا آوری اور سُنَنِ نَبَوِیَّہ کی پیروی کرنے اور کروانے کی بھی روشن نظیر ہیں۔

## امیر اہلسنت جامع شرائط پیر

اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے مرشد کامل کے لیے چار شرائط ذکر کی ہیں ان کی روشنی میں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی حیاتِ طیبہ کا جائزہ لینے سے روزِ روشن کی طرح یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ آپ اپنے پیرومرشد کے بیان کردہ معیار پر پورا اترتے ہیں۔ چنانچہ،

### مرشد کامل کی پہلی شرط

مرشد کا سلسلہ بِاتِّصَالِ صَحِیح (یعنی دُرست واسطوں کیساتھ) حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچا ہو۔

### امیر اہلسنت اور پہلی شرط

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خلیفہِ اعلیٰ حضرت، قُطُبِ مدینہ، شیخِ العرب والعجم حضرت سیدنا ضیاء الدین احمد مدنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفِی کے مُرید ہی نہیں بلکہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو قُطُبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خلیفہ حضرت مولانا عبد السلام قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی سے خلافت بھی حاصل ہے اور یوں سلسلہ قادریہ رضویہ میں چالیس واسطوں سے آپ کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِتِّصَال کا شرف حاصل ہے۔

## شجرہ عالیہ قادریہ قادریہ

حضراتِ مشائخ کرام سلسلہ مبارکہ قادریہ رضویہ ضیائیہ

یا الہی رحم فرما مصطفیٰ ① کے واسطے

یا رسول اللہ کرم کیجے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا ② کے واسطے

کر بلائیں رد شہید کربلا ③ کے واسطے

سید سجاد ④ کے صدقے میں سید رکھ مجھے

علم حق دے باقر ⑤ علم ہدی کے واسطے

صدق صادق ⑥ کا تصدق صادق الاسلام کر

بے غضب راضی ہو کاظم ⑦ اور رضا ⑧ کے واسطے

بہر معروف ⑨ و سری ⑩ معروف دے بیخود سری

جبر حق میں گن جنید ⑪ باصفا کے واسطے

بہر شبلی ⑫ شیر حق دنیا کے کٹوں سے بچا

ایک کا رکھ عبد واحد ⑬ بے ریا کے واسطے

بوالفرح ⑭ کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد

بوالحسن ⑮ اور بوسعد ⑯ سعد زاکر کے واسطے



قادرِ کر قادرِ رکھ قادریوں میں اٹھا  
 قدرِ عبد القادر ⑰ قدرتِ نما کے واسطے  
 أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُمْ رِزْقًا ① سے دے رزقِ حن  
 بندہ رزاقِ تاجِ الاصفیا ⑱ کے واسطے  
 نصرِ ابی صالح ⑲ کا صدقہ صالح و منصور رکھ  
 دے حیاتِ دیں محی ⑳ حانفزا کے واسطے  
 طُورِ عرفان و عُلو و حمد و حسن و بہا  
 دے علی ㉑ موئی ㉒ حن ㉓ احمد ㉔ بہا ㉕ کے واسطے  
 بہرِ ابراہیم ㉖ مجھ پر نارِ غم گزار کر  
 بھیک دے داتا بھکاری ㉗ بادشہ کے واسطے  
 خاتمہ دل کو ضیاء دے روئے ایساں کو جمال  
 شہ ضیا ㉘ مولیٰ جمال الاولیا ㉙ کے واسطے  
 دے محمد ㉚ کے لیے روزی کر احمد ㉛ کے لیے  
 خوانِ فضلِ اللہ ㉜ سے حصہ گدا کے واسطے  
 دین و دنیا کے مجھے برکات دے برکات سے  
 عشقِ حق دے عشقی ㉝ عِشْقِ اِنْتِمَا ❶ کے واسطے

❶..... یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں اچھی روزی عطا فرمائی۔

❷..... یعنی عشق کی نسبت رکھنے والے۔

حَبِّ اہل بیت دے آلِ محمد ③۴ کے لیے  
 کر شہید عشق ، حمزہ ③۵ پیشوا کے واسطے  
 دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُر نور کر  
 اچھے ③۶ پیارے شمس دیں بدرِ الغلی کے واسطے  
 دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر  
 حضرت آلِ رسول ③۷ مقتدا کے واسطے  
 کر عطا احمد رضاؒ احمد مرسل مجھے  
 میرے مولیٰ حضرت احمد رضا ③۸ کے واسطے  
 پر ضیا کر میرا چہرہ حشر میں اے کبریا  
 شہ ضیاء الدین ③۹ پیر باصفا کے واسطے  
 اَحْيَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بِالسَّلَامِ ①  
 قادری عبدالسلام ④۰ عبد رضا کے واسطے  
 عشق احمد میں عطا کر چشم تر سوزِ جگر  
 یا خدا الیاس ④۱ کو احمد رضا کے واسطے  
 صدقہ ان اعمیال کا دے چھ عین عز، علم و عمل  
 عفو و عرفان عافیت اس بے ثوا کے واسطے

①..... یعنی ہمیں دین و دنیا میں سلامتی عطا فرما۔

## دیکر سلسل

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو دُنیا ئے اسلام کے اور بھی کئی اکابر علما و مشائخ دَامَتْ فُیُوضُہُم سے خلافت حاصل ہے، مثلاً شارحِ بخاری، فقیہ اعظم ہند مفتی شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَلِی، مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی وقار الدین قادری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَلِی اور جانشینِ قُطْبِ مدینہ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب اشرفی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَلِی نے بھی آپ کو اپنی خلافت اور حاصل شدہ اَسانید و اجازات سے نوازا ہے۔

## چھ سلسل شریکات کی وضاحت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 276 صفحات پر مشتمل کتاب، ”آدابِ مرشدِ کامل“ صَفْحَہ 14 پر ہے کہ مرشد کا سلسلہ بِاتِّصَالِ صَحِیح (یعنی دُرُست واسطوں کیساتھ) حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچا ہو۔ بیچ میں مُنْقَطِع (یعنی جُدا) نہ ہو کہ مُنْقَطِع کے ذریعہ اِتِّصَال ناممکن ہے۔

..... بعض لوگ بِلَا بَیْعَت (یعنی بغیر مرید ہوئے)، محض بُوْعَم وراثت (یعنی وارث ہونے کے گمان میں) اپنے باپ دادا کے سجادے پر بیٹھ جاتے ہیں۔

..... یا بیعت کی تھی مگر خلافت نہ ملی تھی، بلا اذن (بغیر اجازت) مرید کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

..... یا سلسلہ ہی وہ ہو کہ قطع کر دیا گیا، اس میں فیض نہ رکھا گیا، لوگ برائے ہوؤں اس میں اذن و خلافت دیتے چلے آتے ہیں۔

..... یا سلسلہ فی نفسہ صحیح تھا۔ مگر بیچ میں ایسا کوئی شخص واقع ہوا جو بوجہ انہماک بعض شرائط قابل بیعت نہ تھا۔ اس سے جو شاخ چلی وہ بیچ میں منقطع (یعنی جدا) ہے۔

ان تمام صورتوں میں اس بیعت سے ہرگز اتصال حاصل نہ ہوگا۔<sup>①</sup>  
 میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سلسلہ کے منقطع و متصل ہونے کے اعتبار سے مذکورہ چاروں صورتوں کے تناظر میں شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ کی حیات طیبہ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ نہ تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ سے بیعت (یعنی بغیر مرید ہوئے) محض بوعزم وراثت (یعنی وارث ہونے کے گمان میں) اپنے باپ دادا کے سجادہ نشین ہیں اور نہ ہی آپ نے بلا اذن (بغیر اجازت) مرید کرنا شروع کیا ہے۔ نیز آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ جس سلسلے سے تعلق رکھتے ہیں وہ درمیان میں کہیں منقطع نہیں بلکہ آپ کے سلسلہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ کا فیض

[1]..... آداب مرشد کامل، ص ۱۴

تو دنیا بھر میں جاری و ساری ہے۔

### امیر اہلسنت کا سلسلہ ہیبت

شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالہ ”سیدی قطب مدینہ“ میں سلسلہ قادریہ رضویہ میں مرید ہونے کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں سب مدینہ عِنِّی عَنْہُ (رَاقِمُ الْخُرُوف) بچپن ہی سے امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت،

پروانہ شمع رسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعثِ خیر و برکت، امام

عشق و محبت حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن سے متعارف ہو چکا تھا، پھر جوں جوں شُعُور آتا گیا، اعلیٰ حضرت

عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت کی مَحَبَّتِ دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ میں بلا خوفِ نَوْمَةِ لَایْم (یعنی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے ڈرے بغیر) کہتا ہوں کہ ربُّ العلی عَزَّوَجَلَّ

کی پہچان میٹھے میٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ہوئی تو مجھے میٹھے میٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پہچان امام احمد رضا رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے

سبب نصیب ہوئی۔ مجھے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے سلسلے میں داخل ہونے کا

شوق پیدا ہوا تو ایک ہی ہستی مرکزِ توجہ بنی، گو مشائخِ اہلسنت کی کمی تھی نہ ہے، مگر ”پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا۔“ اس مقدس ہستی کا دامن تھام کر ایک ہی واسطے سے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے نسبت ہو جانی تھی اور اُس ہستی میں ایک کشش یہ بھی تھی کہ اُس پر براہِ راست گنبدِ خضر کا سایہ پڑ رہا تھا۔

اُس مقدس ہستی سے میری مراد حضرت شیخ الفضیلت، آفتابِ رضویت، ضیاءِ الملت، مُقتدائے اہلسنت، مُرید و خلیفہ اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، شیخ العرب والعجم، میزبانِ مہمانانِ مدینہ، قطبِ مدینہ، حضرت علامہ مولینا ضیاء الدین احمد مدنی قادری رضوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی کی ذاتِ گرامی ہے۔ میں نے عزمِ مصمم (م۔ صم۔ ہم) کر لیا کہ اب کسی نہ کسی طرح مجھے ان کا مرید بننا ہے، چنانچہ میں نے غالباً ۱۳۹۶ھ (یعنی ۱۹۷۶ء) میں آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا مدینہ منورہ رَدَاہَا اللهُ شَرَفًاو تَعْظِیْمًا کا پتا حاصل کیا۔ پتا حاصل کرنے کے بعد اپنے ایک کرم فرما مرحوم محمد آدم برکاتی صاحب کو بتایا کہ میں نے حضرت سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے بذریعہ ڈاک بیعت (بے۔عت) کرنے کا نتیجہ کیا ہے۔ مرحوم آدم بھائی نے کہا: تم کراچی میں رہتے ہو اور وہ مدینہ منورہ رَدَاہَا اللهُ شَرَفًاو تَعْظِیْمًا میں۔ تم نے ابھی تک انہیں دیکھا تک نہیں ہے، آخر تصوّر شیخ

کس طرح کرو گے؟ میں نے کہا: اس میں کون سی بڑی بات ہے اگر پیر کامل ہو تو خواب کے ذریعے بھی یہ مسئلہ حل کر سکتا ہے ظاہری دُوری فیوض و برکات میں رُکاوت نہیں بن سکتی۔

اُسی رات (یعنی ربیع النور شریف کی دسویں شب) جب سویا تو سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لیکر جاگ اٹھی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ سچ مچ میرے ہونے والے پیر و مُرشد رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ میرے خواب میں تشریف لے آئے اور اتنی دیر تک جلوہ افروز رہے کہ ان کا نقشہ میرے ذہن میں اچھی طرح محفوظ ہو گیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ آج بھی محفوظ ہے۔ میں نے خوشی خوشی حضرت سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے خلیفہ مجاز پیر طریقت حضرت الحاج علامہ مولینا حافظ قاری محمد مُصلِح الدین صدیقی القادری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا خواب سنایا۔ انہوں نے مجھ سے حضرت سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا علیہ دریافت کیا، میں نے جو دیکھا تھا بیان کر دیا۔ اُنہوں نے اس کی تصدیق فرمائی کیوں کہ قبلہ قاری صاحب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بارہا مدینہ منورہ رَاہَا اللّٰہُ شَرَفًا وَ تَعْظِیْمًا میں حضرت سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی خدمت میں حاضری دے چکے تھے۔ پھر قاری صاحب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ہی سے بسلسلہ بیعت عریضہ لکھوا

کر کراچی سے مدینہ طیبہ رَاَدَاہَا اللہُ شَرَفًا وَ تَعَفُّظًا روانہ کیا۔ جواب نہ ملا۔ چند بار اسی طرح عریضے بھیجے مگر جواب نہ آد۔ میں بھی ہمت ہارنے والا نہیں تھا۔ آخر کار ایک سال اور پانچ روز گزرنے کے بعد پھر قسمت چمکی، رات خواب میں زیارت ہوئی۔ میں حیران تھا کہ مرید بھی نہیں بناتے، توجہ بھی نہیں ہٹاتے آخر معاملہ کیا ہے؟ مجھے کیا معلوم تھا کہ انتظار کی گھڑیاں ختم ہو چکی ہیں۔ رات کو زیارت کی پھر دن آیا اور مغرب کی نماز کے بعد پتا چلا کہ مدینہ پاک رَاَدَاہَا اللہُ شَرَفًا وَ تَعَفُّظًا کی مشکبارِ فضاؤں کو چومتا ہوا جھومتا ہوا مُرشدی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی بارگاہِ عطر بیزو عنبر خیز سے قبولیت کا مُژدہ جانفز آ پہنچا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہ۔

پھر جب ۱۴۰۰ھ میں مُقَدَّر نے یاوری کی، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کرم فرمایا توجدہ شریف کے ایئر پورٹ پر اتر کر محسن و کرم فرما اور اپنے پیر بھائی ساکنِ مدینہ الحاج صوفی محمد اقبال قادری رضوی ضیائی سَلَّمَہُ البَارِی کی کار میں بیٹھ کر سیدھا مدینہ منورہ رَاَدَاہَا اللہُ شَرَفًا وَ تَعَفُّظًا حاضِر ہوا۔ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کے بعد مُرشدی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا، جب بے تاب نگاہیں مُرشدی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے چہرہ زیبا پر پڑیں تو دل کو گواہی دینی پڑی کہ یہ تو وہی نورانی چہرہ ہے جسے



بَابُ الْمَدِينَةِ كِرَاجِيٍّ فِي خَوَابٍ فِي دَكِيحٍ چکا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

تصوّر جمّاؤں تو موجود پاؤں

کروں بند آنکھیں تو جلوہ نما میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کم و بیش دو ماہ مدینہ منورہ زَادَهَا اللّٰہُ شَرَفًا وَ تَعْظِيْمًا میں

حاضری کی سعادت حاصل رہی، اس دوران تقریباً روزانہ آستانہ عالیہ پر ہونے

والی محفلِ نعت میں حاضری دیتا رہا۔ بارہا شام کو بھی آستانہ مُرشدی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی

عَلَيْہِہ پر حاضری نصیب ہوتی رہی۔ جب مدینہ طیبہ زَادَهَا اللّٰہُ شَرَفًا وَ تَعْظِيْمًا سے

رخصت کی جاں سوز گھڑی آئی تو سر پر کوہِ غم ٹوٹ پڑا، بارگاہِ رسالت میں سلام

رخصت عرض کرنے کے لئے چلا تو عجیب حالت تھی، محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِہ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کی گلی کے درود یوار اور برگ و بار چومتا ہوا بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اسی دوران

محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گلی کے ایک خار (یعنی کانٹے) نے آنکھ کے

پپوٹے پر پیار سے چٹکی بھری جس سے ہلکا سا خون اُبھر آیا۔

یہ زخم ہے طیبہ کا یہ سب کو نہیں ملت

کوشش نہ کرے کوئی اس زخم کو سینے کی

بہر حال مواجّہ شریف پر حاضر ہو کر سلام عرض کر کے روتا ہوا مسجدُ النَّبِیِّ

الشَّرِیف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے باہر نکلا اور گرتا پڑتا مُرشد کے آستانہ عالیہ

پر حاضر ہوا اور مُضطرِ بانہ سر مُرشد کے زانو پر رکھ دیا اور روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں۔ مُرشدی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے انتہائی مَحَبَّت کے ساتھ سر پر دستِ شفقت پھیر کر بٹھایا اور ارشاد فرمایا: ”بیٹا تم مدینہ منورہ رَاَدَا اللّٰہُ شَرَفًا وَ تَعْظِیْمًا سے جا نہیں، آرہے ہو۔“ اُس وقت مجھے اپنے ولیِ کامل پیر و مُرشد رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے اس جملے کے معنی سمجھ میں نہیں آئے کیونکہ بظاہر میں جا رہا تھا اور مُرشد فرما رہے تھے: ”تم جا نہیں، آرہے ہو۔“ لیکن اب اچھی طرح اس جملے کے سربستہ راز کو سمجھ چکا ہوں کیوں کہ یہ مُرشد کی کرامت تھی اور میرا حسنِ ظن ہے کہ مُرشد میرا مستقبل دیکھ چکے تھے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طفیل مُرشد کے صدقے مدینہ پاک رَاَدَا اللّٰہُ شَرَفًا وَ تَعْظِیْمًا کی اتنی بار حاضری نصیب ہوئی ہے کہ مجھے یاد بھی نہیں کہ میں نے کتنی بار سفرِ مدینہ کیا ہے! یہ سب کرم کی بات ہے۔ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کرے مُرشد کے صدقے اسی طرح مدینہ منورہ رَاَدَا اللّٰہُ شَرَفًا وَ تَعْظِیْمًا میں آنا جانا رہے اور آخر کار جَنَّتُ الْبَقِیْعِ میں مُرشد کے قدموں میں دفن نصیب ہو جائے۔

رہے ہر سال میرا آنا جانا یا رسول اللہ

بقیع پاک ہو آخر ٹھکانا یا رسول اللہ

## مشرک و کافر کی وہ سری شرط

مرشد سنی صحیح العقیدہ ہو۔ بد مذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسول اللہ ﷺ۔ آج کل بہت کھلے ہوئے بد دینوں بلکہ بے دینوں نے کہ جو بیعت کے سرے سے منکر و دشمن اولیا ہیں، مکاری کے ساتھ پیری مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے۔ ہوشیار! خبردار! احتیاط! احتیاط!

## امیر اہلسنت اور دین سری شرط

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر اہلسنت کے سنی صحیح العقیدہ ہونے کے متعلق جاننے سے پہلے یہ جاننا زیادہ ضروری ہے کہ سنی صحیح العقیدہ سے مراد کون شخص ہے؟ چنانچہ،

## سنی صحیح العقیدہ کون؟

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، پروانہ شمع رسالت، مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں کہ سنی صحیح العقیدہ سے مراد وہ شخص ہے جو ائمہ ہدیٰ کو ماننا، تقلید ائمہ ضروری جاننا، اولیائے کرام کا سچا معتقد اور تمام عقائد میں راہ حق پر مستقیم ہو۔<sup>①</sup>

①..... فتاویٰ رضویہ، ج ۲۱، ص ۳۸۱

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! امیر اہلسنت کے سنی صحیح  
 العقیدہ ہونے پر شارح بخاری فقیہ اعظم ہند، خلیفہ مجاز صدر الشریعہ، سابق صدر  
 شعبہ افتاء و ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ مبارک پور (انڈیا) حضرت سیدنا مفتی شریف  
 الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی کے یہ تاثرات سند کی حیثیت رکھتے ہیں:

### خلیفہ صدر الشریعہ کے تاثرات

دعوتِ اسلامی خالص سنی جماعت، صحیح العقیدہ لوگوں کی جماعت ہے، اس  
 جماعت کے بانی جناب مولانا محمد الیاس صاحب مَدَّ ظِلُّہُ اَلْعَالِی سے میں بارہا مل  
 چکا ہوں، وہ انتہائی خوش عقیدہ سنی، مسلکِ اعلیٰ حضرت کے سختی سے پابند انسان  
 ہیں اور وہ اپنے مخصوص طریقے سے اجتماعات کے ذریعے مسلکِ اعلیٰ حضرت ہی  
 کی ترویج و اشاعت کرتے ہیں، اس لیے تمام سنی مسلمانوں کو چاہیے کہ اس  
 جماعت میں شریک ہوں، اس کا تعاون کریں، اس کے پروگرام پر عمل کریں۔

مولانا محمد الیاس صاحب اس زمانے میں فی سبیل اللہ بغیر مشاہرے اور  
 نذرانے کی طرف طمع کے، خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے اور اس کے حبیب صَلَّی اللہ  
 تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا جوئی کے لیے اتنا عظیم الشان عالمگیر پیمانے پر کام  
 کر رہے ہیں، جس کے نتیجے میں لاکھوں بدعقیدہ سنی صحیح العقیدہ ہو گئے اور لاکھوں

شریعت سے بیزار افراد شریعت کے پابند ہو گئے، بڑے بڑے لکھ پتی، کروڑ پتی گرج بگویت نے داڑھیاں رکھیں، عمامہ باندھنے لگے، پانچوں وقت باجماعت نماز پڑھنے لگے اور دینی باتوں سے دل چسپی لینے لگے، دوسرے لوگوں میں دینی جذبہ پیدا کرنے لگے، کیا یہ کارنامہ اس لائق نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قبول ہو۔

حضرت اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَہِیدِ میری امت کے بگڑنے کے وقت جو میری سنت کا پابند ہوگا اس کو 100 شہیدوں کا ثواب ملے گا۔<sup>①</sup>

جب امت کے بگڑنے کے وقت سنت کی پابندی کرنے والے کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے تو جو بندہ خدا سنت کا پابند ہوتے ہوئے کروڑوں انسانوں کو ایک نہیں اکثر سنتوں کا پابند بنا دے، اس کا اجر کتنا ہوگا۔ جہاں تک ہو سکے دعوتِ اسلامی کے فروغ اور ترقی کی کوشش کی جائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شارحِ بخاری، خلیفہ مجاز صدر الشریعہ حضرت سیدنا مفتی شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے یہ خیالات و تاثرات شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ کے سنی صحیح العقیدہ ہونے کی بَیِّن

①..... مشکوٰۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الحدیث: ۱۷۶، ج ۱، ص ۸

دلیل ہیں۔ نیز آپ جس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں وہ بھی سنی صحیح العقیدہ ہے، آپ کے والدین کریمین متقی و پرہیزگار تھے۔ چنانچہ،

### ﴿آپ کے والد محترم کی کرامت﴾

امیر اہلسنت دامت بركاتہم العالیہ کے والد بزرگوار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْفَقَارِ سلسلہ عالیہ قادریہ کے صاحب کرامت بزرگ تھے۔ 1979ء میں جب شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت بركاتہم العالیہ کو لمبو تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں کو والد صاحب سے بہت متاثر پایا کیونکہ انہوں نے وہاں کی عالیشان مخفی مین مسجد کے انتظامات سنبھالے تھے اور اس مسجد کی کافی خدمت بھی کی تھی۔ وہاں پر امام صاحب کی غیر حاضری میں نمازیں بھی پڑھا دیا کرتے تھے۔ کولمبو میں قیام کے دوران امیر اہلسنت دامت بركاتہم العالیہ کے خالو نے دوران گفتگو آپ کو بتایا کہ آپ کے والد صاحب بہت نیک آدمی تھے، غوث پاک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے بہت چاہنے والے اور قصیدہ غوثیہ کے عامل تھے۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جب کبھی چار پائی پر بیٹھ کر آپ کے والد صاحب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ قصیدہ غوثیہ پڑھتے تو ان کی چار پائی زمین سے بلند ہو جاتی تھی۔ (سُبْحَانَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## امیر اہلسنت کا چک چک

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعَالِیَہ نے ایک بار فرمایا کہ مجھے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثنا خوانی سے ہوش سنبھالتے ہی لگاؤ ہو گیا تھا اور اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی عقیدت بھی دل میں بیٹھ چکی تھی۔ لہذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے لکھے ہوئے کلام پڑھنا اور سُنتنا پسند کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں بادامی مسجد (بہمنی بازار باب المدینہ کراچی) میں شوق ہی شوق میں مائیک پر نعت پڑھنے کھڑا ہو گیا مگر ابھی صرف یہ شعر ہی پڑھ پایا تھا:

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

مرا دل بھی چکا دے چکانے والے

یکا یک ایک بوڑھے شخص نے جھڑکتے ہوئے مجھے مائیک سے ہٹا دیا، شاید اس لئے کہ میں کم سن تھا اور آواز بھی خاص نہ تھی۔ میرا دل بہت دکھا مگر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُلفت اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی عقیدت نے سنبھال لیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعَالِیَہ کو اس وقت اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ اَنْعَزَتْ کے لکھے ہوئے اس کلام کو پڑھنے سے تو

روک دیا گیا مگر لگتا یوں ہے کہ بارگاہ رسالت میں کیا جانے والا یہ استغاثہ (یعنی مرا دل بھی چمکادے چمکانے والے) ایسا مقبول ہوا کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قلب مبارک کو وہ چمک عطا ہوئی جس نے لاکھوں زنگ آلود دلوں کے میل کو دور کر کے مَدَنی چمک سے اُجیا لاکر دیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیر اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیر اہلسنت کی امام اہلسنت سے محبت

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، پروانہ شمع رسالت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْوَحْنِ اہلسنت کی شان بلکہ پہچان ہیں، ان کے دامنِ کرم سے وابستہ ہونے والے ہر فرد کی طرح امیر اہلسنت بھی عشقِ رسول سے سرشار ہیں، بلکہ آپ تو چہار سو چار دانگِ عالم میں اعلیٰ حضرت کے نام کا ڈنکا بجانے والے اور آپ کی محبت کا دم بھرنے والے ہیں۔ آپ جس محبت بھرے انداز میں اعلیٰ حضرت کا ذکر فرماتے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہے۔ چنانچہ آپ کی تحریروں اور تقریروں میں اعلیٰ حضرت کا تذکرہ کچھ یوں ملتا ہے: اِمَامِ اَہْلِلسُّنَّت، وَلِی نِعْمَت، عَظِیْمُ الْبَرَکَات، عَظِیْمُ الْمَرْتَبَت، پَرَوَانۃ شَمْعِ رِسَالَت،



مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت،  
 پیرِ طریقت، باعثِ خیر و بَرکت، امامِ عشق و محبتِ حضرت  
 علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن۔ اور ایک  
 مقام پر تو آپ فرماتے ہیں: میں بلا خوفِ لَوْمَةِ لَایْم (یعنی ملامت کرنیوالے کی  
 ملامت سے ڈرے بغیر) کہتا ہوں کہ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ کی پہچان بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صَلَّی  
 اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ہوئی تو مجھے بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ  
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پہچان امام احمد رضا رَحْمَةُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے سبب نصیب ہوئی۔

### پہر عتقیدگی سے انحراف

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اعلیٰ حضرت کے وسیلے سے سرکارِ مدینہ  
 صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کا جو آبدی و سرمدی جامِ پیا، آپ نے اس کی  
 لذتوں سے دوسروں کو بھی خوب آشنا کیا کہ ان کے دامن سے وابستہ ہونے والے  
 کسی اسلامی بھائی اور اسلامی بہن پر گمراہی و بدعتیدگی کا کوئی حربہ کارگر ثابت نہیں  
 ہو سکتا۔ آپ نے بدعتیدگی کے اس عُقْرِیت کو بوتل میں بند کرنے کے لیے رات  
 دن ایک کر دیئے ہیں۔ چنانچہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو بد مذہبوں اور  
 بدعتیدہ لوگوں کی صحبتِ بد سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے

اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 505 صفحات پر مشتمل کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صفحہ 62 پر فرماتے ہیں: بُری صحبت سے ہمیشہ دُور رہیں اور فقط عاشقانِ رسول ہی کی صحبت اپنائیں۔ بد مذہبوں کی صحبت ایمان کیلئے زہرِ قاتل ہے، ان سے دوستی اور تعلقات رکھنے کی احادیثِ مبارکہ میں مُمانعت ہے۔ چنانچہ سلطانِ عَرَب، محبوبِ رب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جو کسی بد مذہب کو سلام کرے یا اُس سے بکُشادہ پیشانی ملے یا ایسی بات کے ساتھ اُس سے پیش آئے جس میں اُس کا دل خوش ہو، اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اُتاری۔“<sup>①</sup>

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلپذیر ہے: ”جس نے کسی بد مذہب کی (تعظیم و) توقیر کی اُس نے دین کے ڈھا دینے پر مدد دی۔“<sup>②</sup>

میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّتِ قُلُوْی رضویہ شریف جلد 21 صفحہ 184 پر فرماتے ہیں: سُنَّیوں کو غیر مذہب والوں سے احتِلاط (میل جول) ناجائز ہے خُصُوصاً یوں کہ وہ (بد مذہب) افسر ہوں (اور) یہ (سُنَّی) ماتحت۔

①..... تاریخ بغداد، ج ۱۰، ص ۲۶۲

②..... المعجم الاوسط، الحدیث: ۶۷۷۲، ج ۵، ص ۱۱۸

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (يَعْنِي اللَّهُ تَعَالَى فَرَمَاتَا هِيَ)

وَإِمَّا يُسَيِّدُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَرْجُهُ كَنْزَ الْإِيْمَانِ: اور جو کہیں تجھے  
تَقْعُدُ بَعْدَ الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ شَيْطَانُ مُجْلَاوے تو یاد آئے پر ظالموں  
الظَّالِمِينَ ① (پ ۷، الانعام ۶۸) کے پاس نہ بیٹھ۔

رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: تم ان سے دُور رہو  
اور وہ تم سے دُور رہیں، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔ ①

### بہ مذہب کا امتداد

بہ مذہب سے دینی یاد نیاوی تعلیم لینے کی ممانعت کرتے ہوئے میرے آقا  
اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے  
ہیں: غیر مذہب والیوں (یا دالوں) کی صحبت آگ ہے، ذی علم عاقل بالغ مردوں  
کے مذہب (بھی) اس میں بگڑ گئے ہیں۔ عمران بن حطان رقاشی کا قصہ مشہور  
ہے، یہ تابعین کے زمانہ میں ایک بڑا محدث تھا، خارجی مذہب کی عورت (سے)  
شادی کر کے اس کی صحبت میں (رہ کر) مَعَاذَ اللہ خود خارجی ہو گیا اور یہ دعویٰ کیا  
تھا کہ (اس سے شادی کر کے) اُسے سُنی کرنا چاہتا ہے۔ (یہاں وہ نادان لوگ عبرت

①.....مسلم، مقدّمہ، الحدیث: ۷، ص ۹

حاصل کریں جو بوعزم فاسد خود کو بہت ”پکاٹٹی“ تصوّر کرتے اور کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ہمیں اپنے مسلک سے کوئی ہلا نہیں سکتا، ہم بہت ہی مضبوط ہیں! میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزت مزید فرماتے ہیں: جب صحبت کی یہ حالت (کہ اتنا بڑا محدث گمراہ ہو گیا) تو (بد مذہب کو) اُستاد بنانا کس درجہ بدتر ہے کہ اُستاد کا اثر بہت عظیم اور نہایت جلد ہوتا ہے، تو غیر مذہب عورت (یا مرد) کی سپردگی یا شاگردی میں اپنے بچوں کو وہی دے گا جو آپ (خود ہی) دین سے واسطہ نہیں رکھتا اور اپنے بچوں کے بد دین ہو جانے کی پرواہ نہیں رکھتا۔<sup>①</sup>

محفوظ خدا رکھنا سدا بے ادبوں سے  
اور مجھ سے بھی سزد نہ کبھی بے ادبی ہو  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مزید بھی کی

مزید صفحہ 245 پر فرماتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل) صفحہ 302 پر ہے: حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ مغرب پڑھ کر مسجد سے تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی: کون ہے

①..... فتاویٰ رضویہ، ج ۲۳، ص ۶۹۲

کہ مسافر کو کھانا دے؟ امیر المومنین نے خادم سے ارشاد فرمایا: اسے ہمراہ لے آؤ۔ وہ آیا (تو) اسے کھانا منگا کر دیا۔ مسافر نے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ ایک لفظ اس کی زبان سے ایسا نکلا جس سے ”بد مذہبی کی بو“ آتی تھی، فوراً کھانا سامنے سے اٹھوا لیا اور اسے نکال دیا۔<sup>①</sup>

فارق حق و باطل امام الہدیٰ

تبغ مَسْلُوبِ شَدَتِ پَہ لاکھوں سلام

پس بد مذہبوں کے پاس بیٹھنا کیسا؟

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل) صفحہ 277 سے عرض، ارشاد کا اقتباس ملاحظہ فرمائیے اور اپنی آخرت کی بہتری کی صورت بنائیے۔

عرض: اکثر لوگ بد مذہبوں کے پاس جان بوجھ کر بیٹھتے ہیں۔ ان کے لئے کیا حکم ہے؟

ارشاد: (بد مذہبوں کے پاس بیٹھنا) حرام ہے اور بد مذہب ہو جانے کا اندیشہ کامل اور دوستانہ ہو تو دین کے لیے زہر قاتل۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اِيَّاكُمْ وَاِيَّاہُمْ لَا يَضِلُّوْكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْكُمْ یعنی انہیں اپنے سے دور کرو اور ان سے دور بھاگو، وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ

①.....کنز العمال، الحدیث: ۲۹۳۸۲، ج ۱۰، ص ۱۱۷

ڈالیں۔<sup>①</sup> اور اپنے نفس پر اعتماد کرنے والا بڑے کذاب (یعنی بہت بڑے جھوٹے) پر اعتماد کرتا ہے، اِنَّهَا اَكْذَبُ شَيْءٍ اِذَا حَلَفَتْ فَكَيْفَ اِذَا وَعَدَتْ (نفس اگر کوئی بات قسم کھا کر کہے تو سب سے بڑھ کر جھوٹا ہے نہ کہ جب خالی وعدہ کرے) صحیح حدیث میں فرمایا: جب دجال نکلے گا، کچھ (افراد) اسے تماشے کے طور پر دیکھنے جائیں گے کہ ہم تو اپنے دین پر مُستقیم (یعنی قائم) ہیں، ہمیں اس سے کیا نقصان ہوگا؟ وہاں جا کر ویسے ہی ہو جائیں گے۔<sup>②</sup> حدیث میں ہے، نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو جس قوم سے دوستی رکھتا ہے اُس کا شر اسی کے ساتھ ہوگا۔<sup>③</sup>

اللہ غَرْوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهُ  
مِنْهُمْ ط (پ ۶، المائدہ: ۵۱)  
ترجمہ کنزالایمان: تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔

ایک بزرگ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اَلْاَعْدَاءُ ثَلَاثَةٌ عَدُوُّک  
وَعَدُوُّ صَدِیقِکَ وَصَدِیقُ عَدُوِّک یعنی دشمن تین ہیں: ایک تیرا دشمن، ایک

①..... مُسْلِم، مَقْدِمَہ، حدیث ۷، ص ۹

②..... ابوداؤد، الحدیث: ۹۳۱۹، ج ۴، ص ۱۵۷

③..... المعجم الاوسط، الحدیث: ۶۴۵۰، ج ۵، ص ۱۹

تیرے دوست کا دشمن اور ایک تیرے دشمن کا دوست۔<sup>①</sup>

## مرشد کا اصل کی تیسری شرط

مرشد عالم ہو۔

..... یعنی کم از کم اتنا علم ضروری ہے کہ بلا کسی امداد کے اپنی ضروریات کے مسائل کتاب سے نکال سکے۔ کتب بینی (یعنی مطالعہ کر کے) اور انواہ رجال سے (یعنی لوگوں سے سن کر) بھی عالم بن سکتا ہے۔<sup>②</sup> سند کوئی چیز نہیں، بہتیرے سند یافتہ محض بے بہرہ (یعنی بے علم) ہوتے ہیں اور جنہوں نے (باقاعدہ) سند نہ لی انکی شاگردی کی لیاقت (یعنی صلاحیت) بھی ان سند یافتوں میں نہیں ہوتی، علم ہونا چاہیے۔<sup>③</sup> (مطلب یہ ہے کہ فارغ التحصیل ہونے کی سند نہ شرط ہے نہ کافی۔ بس علم ہونا چاہیے)

..... علم فقہ (یعنی احکام شریعت) اسکی اپنی ضرورت کے قابل کافی..... اور عقائد اہلسنت سے لازمی پورا واقف ہو..... کفر و اسلام، گمراہی و ہدایت کے فرق کا خوب عارف (یعنی جاننے والا) ہو۔<sup>④</sup>

①..... المختصر المحتاج الیہ للذہبی، ص ۱۲۵

②..... ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۵۸

③..... فتاویٰ رضویہ، ج ۲۳، ص ۲۸۳

④..... فتاویٰ افریقہ، ص ۱۳۷

## امیر اہلسنت الدین تیسری شرط

شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ میں مرشدِ کامل کی یہ تیسری شرط بھی موجود ہے۔ بہت سے علمائے کرام دَامَتْ فُیُوضُہُمْ آپ کے علمی کمالات کا اعتراف کرتے ہیں۔ آئیے امیر اہلسنت کی حیاتِ طیبہ سے حصولِ علم دین کے مدنی پھول چنتے ہیں اور یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ آپ نے علم دین کیسے حاصل کیا۔

## امیر اہلسنت نے ظلم دین کیسے حاصل کیا؟

شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حصولِ علم کے ذرائع میں سے مطالعہ کُتب اور صحبتِ علما کے ذریعے کو اختیار فرمایا۔ اس سلسلے میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سب سے زیادہ استفادہ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی وقار الدین قادری رَضَوِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی سے کیا اور مسلسل 22 سال آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مفتی اعظم پاکستان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْحَنَّان کی صحبتِ بابرکت سے مستفیض ہوتے رہے حتیٰ کہ مفتی وقار الدین قادری رَضَوِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو رَجَبُ الْمُرَجَب 1404ھ بمطابق اپریل



۱۹۸۴ء میں اپنے گھر سمن آباد گلبرگ ٹاؤن باب المدینہ کراچی میں اپنی خلافت و اجازت سے بھی نوازا۔ چنانچہ وقار الفتاویٰ میں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے متعلق یہ اظہارِ خیال فرمانے کے بعد کہ میں انہیں عرصہ ۲۲ سال سے جانتا ہوں، آپ فرماتے ہیں: وہ میرے خلیفہ بھی ہیں، ان کے سنی ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے، پکے سنی ہیں، اعلیٰ حضرت کے شیدائی ہیں۔ ①

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خود اپنے متعلق دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ۵۲ صفحات پر مشتمل رسالے، ”تذکرہ صدر الشریعہ“ کے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں: تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے قیام سے بہت پہلے میرے عہدِ طفولیت (یعنی بچپن یا لڑکپن) کا واقعہ ہے۔ جب ہم باب المدینہ کے اندر گئو گلی، اولڈ ٹاؤن میں رہائش پذیر تھے، محلے میں بادامی مسجد تھی جو کہ کافی آباد تھی، پیشِ امام صاحبِ بہت پیارے عالم تھے، روزانہ نمازِ عشا کے بعد نماز کے دو ایک مسائل بیان فرمایا کرتے تھے (کاش! ہر امام مسجد روزانہ کم از کم کسی ایک نماز کے بعد اسی طرح کیا کرے) جس سے کافی سیکھنے کو ملتا تھا۔ ایک دن میں اپنے بڑے بھائی جان (مرحوم) کے ساتھ غالباً نماز

ظہر اسی بادامی مسجد میں ادا کر کے باہر نکلا تھا، پیشِ امام صاحبِ فارغ ہو کر مسجد کے باہر تشریف لے چکے تھے۔ کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا ہوگا اس پر انہوں نے کسی کو حکم فرمایا: بہارِ شریعت لے آؤ۔ چنانچہ ایک کتاب ان کے ہاتھوں میں دی گئی اُس پر جلی حُرُوف سے بہارِ شریعت لکھا تھا، سرِ وَرَق پر سورج کی کرنوں کے مُشابہ خوبصورت دھاریاں بنی ہوئی تھیں، امام صاحب نے وَرَق گردانی شروع کی، مجھے اُس وقت خاص پڑھنا تو آتا نہیں تھا۔ جگہ جگہ جلی جلی حُرُوف میں لفظ مسئلہ لکھا تھا، چونکہ مسائل سُن کر بہت سُکون ملتا تھا اس لئے میرے منہ میں پانی آ رہا تھا کہ کاش! یہ کتاب مجھے حاصل ہو جاتی! لیکن نہ میں نے مذہبی کتابوں کی کوئی دکان دیکھی تھی نہ ہی یہ شعور تھا کہ یہ کتاب خریدی بھی جاسکتی ہے، خیر اگر مَولِ ملتی بھی تو میں کہاں سے خریدتا! اتنے پیسے کس کے پاس ہوتے تھے! بہر حال بہارِ شریعت مجھے یاد رہ گئی اور آخر کار وہ دن بھی آ ہی گیا کہ اللہ رَبُّ الْعِزَّت کی رحمت سے میں بہارِ شریعت خریدنے کے قابل ہو گیا۔ اُن دنوں مکمل بہارِ شریعت (دو جلدوں میں) کا ہدیہ پاکستانی 32 روپیہ تھا جبکہ بغیر جلد کی 28 روپیہ۔ چنانچہ میں نے مکمل بہارِ شریعت (غیر جلد) 28 روپے میں خریدنے کی سعادت حاصل کی۔ اُس وقت بہارِ شریعت کے 17 حصے تھے، البتہ اب

20 ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نے بہارِ شریعت سے وہ فیوض و برکات حاصل کئے کہ بیان سے باہر ہیں، مجھے اس کتاب کی برکات سے معلومات کا وہ انمول خزانہ ہاتھ آیا کہ میں آج تک اس کے گن گاتا ہوں۔

یوں بہارِ شریعت سے جس ذوقِ مطالعہ کا آغاز اور شوق پیدا ہوا اب باقاعدہ ایک کتاب گھر (یعنی کتب خانہ) کی شکل اختیار کر چکا ہے، جس کی کتابوں میں رفتہ رفتہ اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور آج علمِ قرآن و حدیث، عقائد، فقہ اور تصوف کے درجنوں موضوعات پر سینکڑوں کتب و رسائل آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کتاب گھر کی زینت ہیں جن میں ترجمہ کُنز الایمان مع تفسیر خزائن العرفان، فتاویٰ رضویہ شریف، بہارِ شریعت اور احیاء العلوم سرفہرست ہیں۔

### دینی مسائل پر امیر اہلسنت کا مختصر

شوقِ مطالعہ، غور و فکر اور جید علمائے کرام سے تحقیق و تدقیق کی وجہ سے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو مسائلِ شرعیہ کی کافی معلومات ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کُتب مثلاً فیضانِ سنت، نماز کے احکام، اسلامی بہنوں کی نماز، چندے کے بارے میں سوال جواب، رفیقُ الحرَمین، رفیقُ الْمُعْتَمِرین نیز کفریہ کلمات اور پردہ وغیرہ کے موضوعات پر آپ کی تالیفات

تَفَقُّهُ فِي الدِّينِ میں آپ کے اعلیٰ مقام کا پتا دیتی ہیں۔ خلیفہ آستانہ عالیہ مُحَدِّثِ اعظم پاکستان، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اشفاق صاحب مَدَّ ظِلُّهُ الْعَالِ لکھتے ہیں:

آپ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ نے کثرتِ مطالعہ، بحث و تحقیق اور اکابر علمائے کرام سے تحقیق و تدقیق کے ذریعہ سے مسائل شرعیہ پر عبور حاصل کر لیا ہے۔ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت عَلَیْهِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت کی کُتُب کا مطالعہ، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے علمی فیضان کا ذریعہ ہے۔ ان کے مسلک پر تَصَلُّب (یعنی مضبوطی)، شریعتِ مطہرہ کی پابندی، روحانی عروج کا سبب ہے۔ حج و عمرہ کے مسائل پر آپ کی تحریر کردہ کتاب رَفِیقُ الْحَرَمَیْن اور رَفِیقُ الْمُعْتَمِرِیْن فقہ میں آپ کی تحقیق و تدقیق کی غماز ہیں، اصلاح و تربیت کے لئے قولِ حسن اور مثالی صلاحیت پر فیضانِ سنتِ شاہدِ عدل ہے، علمِ دین سے غایت و رَجَا کا شَغَفِ باعمل علمائے کرام کے احترام اور مدارسِ دینیہ سے لگاؤ کا مُوَجِب ہے۔

### امیر اہلسنت کی وضاحتِ مسلمی

آپ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کی وَسْعَتِ علمی دیکھنی ہو تو سوالات و جوابات کے وہ اجتماعات سُن اور دیکھ لیجئے جو وقتاً فوقتاً مُتَعَقِد ہوتے رہتے ہیں جنہیں مَدَنی مذاکرات کا نام دیا گیا ہے۔ ان میں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ مختلف

موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، شریعت و طریقت، فقہ و طب، تاریخ و آثار،  
 اوراد و وظائف، گھریلو و معاشرتی مسائل نیز تنظیمی مشکلات سے متعلق پوچھے گئے  
 سینکڑوں سوالات کے جوابات ارشاد فرما چکے ہیں۔ یہ مدنی مذاکرے مکتبہ  
 المدینہ کے ذریعے کیسٹ و رسائل اور سی ڈیز کی صورت میں منظرِ عام پر آنے  
 کے ساتھ ساتھ مدنی چینل پر بھی نشر ہوتے رہتے ہیں۔

علم کا سمندر ہونے کے باوجود آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ آغاز میں شرکائے  
 مدنی مذاکرہ سے کچھ اس طرح عاجزی بھرے الفاظ ارشاد فرماتے ہیں: ”آپ  
 سوالات کیجئے، یاد رہے کہ ہر سوال کا جواب وہ بھی بالصواب (یعنی درست) دے  
 پاؤں یہ ضروری نہیں، معلوم ہوا تو عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر مجھے بھول  
 کرتا پائیں تو فوراً میری اصلاح فرما دیجئے، مجھے اپنے موقف پر بلاوجہ اڑتا ہوا  
 نہیں، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شکر یہ کے ساتھ رجوع کرتا ہوا پائیں گے۔“<sup>①</sup>

امیرِ اہلسنت کی مسلمی خدمات

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو علم دین سے کس  
 قدر محبت ہے اس کا اندازہ صرف اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جہاں آپ ہر

①..... امیرِ اہلسنت کے شوقِ علم کے متعلق مزید جاننے کے لیے تذکرہ امیرِ اہلسنت کی چوتھی قسط  
 ”شوقِ علم دین“ کا مطالعہ کیجئے۔

معاملے میں اسلامی بھائیوں کو شرعی رہنمائی کے لئے علمائے کرام بالخصوص دائرۃ الافتاء اہلسنت سے رجوع کرنے کا حکم ارشاد فرماتے رہتے ہیں، وہیں درست مخارج کے ساتھ تلاوتِ قرآن کریم کے لئے اللہ عزوجل کی لازیب کتاب سے اپنا رشتہ مضبوط کرنے کی تلقین بھی وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں۔

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قائم مختلف مجالس اور شعبہ جات میں بہت سی مجالس اور شعبہ جات کا تعلق خالص علم دین سیکھنے سکھانے سے ہے۔ چنانچہ،

..... امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی قرآن کریم سے محبت کے پیشِ نظر مدنی مثنوں اور مثنیوں کو حفظ و ناظرہ کی دولت سے مالا مال کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے مدرسۃ المدینہ۔

..... بڑوں کو دُرست مخارج سے قرآن کریم سکھانے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے مدرسۃ المدینہ بالغان۔

..... مدنی مثنوں اور مثنیوں کو دورِ جدید کے تقاضوں کے عین مطابق علومِ شرعیہ کے ساتھ ساتھ عصری علوم سے آراستہ کرنے کے لئے دائرۃ المدینہ۔ حصولِ علم کی خاطر راہِ خدا میں سفر کرنے والے طلبہ و طالبات کی علمی پیاس بجھانے کے لئے جامعات المدینہ۔

..... درس نظامی پڑھانے والے قابل اساتذہ پیدا کرنے کے لئے

تخصص فی الفنون۔

..... شرعی احکام سیکھنے سکھانے کے لیے دار الافتاء اہل سنت، دار

الافتاء آن لائن، تخصص فی الفقہ اور مجلس

تحقیقات شرعیہ۔

### شرط کامل کی چوتھی شرط

فاسق مُعْلَن (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والا) نہ ہو۔ اس شرط پر حصولِ اتصال کا

تَوْقُف نہیں (یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق کا دار و مدار اس شرط پر نہیں)

کہ فُجُور و فسق باعثِ فسخ (منسوخ ہونے کا سبب) نہیں۔ مگر پیر کی تعظیم لازم ہے اور

فاسق کی توہین واجب اور دونوں کا اجتماع باطل۔ (اسے امامت کیلئے آگے کرنے میں

اس کی تعظیم ہے اور شریعت میں اس کی توہین واجب ہے) ①

### امیر المومنین اور چوتھی شرط

#### خمس و شرک کی جنگ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! شیخ طریقت،

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعْلٰی حضرت عَلَیہ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی ذکر کردہ اس شرط پر بھی پورے طور پر صادق آتے ہیں کیونکہ تاریخ گواہ ہے کہ بارگاہِ خداوندی سے دُھتکارے ہوئے ابلیس لعین نے ہر دور میں مخلوق کو راہِ حق سے دور کرنے کے لیے گمراہی و بے دینی کے نئے نئے آنداز و اطوار اپنائے اور مُتعارف کروائے۔ جب سے خیر و شر کی یہ جنگ شروع ہوئی ہے شر کے پھیلانے کے لئے شیطان اپنے پیروکاروں کے ساتھ مل کر مسلسل اس کوشش میں مگن ہے کہ راہِ حق سے وابستہ لوگوں کو بھٹکانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ پائے۔ چنانچہ حضرت سیدنا آدم عَلَیہ السَّلَام اور ابلیس سے شروع ہونے والا حق و باطل کا یہ معرکہ ہر زمانے میں مختلف باطل طاقتوں اور صورتوں میں حق سے نبرد آزما رہا لیکن فتح ہمیشہ حق کی ہوئی اور باطل کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۝ (پ ۱۵، یسٰی: ۸۱) ہی تھا۔

پیارے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام وہ مبارک دین ہے جسے اللہ



عَزَّوَجَلَّ نے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے پسند فرمایا اور اس دین کی حفاظت کے لیے ہر دور میں ایسے افراد پیدا کئے جنہوں نے نہ صرف اس دین متین پر خود عمل کیا بلکہ دوسروں تک اس کی تعلیمات پہنچانے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی بھرپور کوشش بھی فرمائی۔ کچھ ایسے ہی حالات پندرہویں صدی ہجری میں مسلمانوں کو درپیش تھے۔ اس پُر فتن دور میں عام لوگ ضروری دینی معلومات سے محروم اور الیکٹرونک و پرنٹ میڈیا (Electronic & Print Media) کے ذریعے پھیلنے والے فحاشی و غریانی کے بُرے اثرات میں گرفتار تھے۔ دین اسلام کے زبیں اُصولوں اور طریقوں پر عمل کرنا علما کا خاصہ سمجھا جاتا تھا اور عوام کا منبر و مسجد سے تعلق روزانہ کے بجائے ہفتہ وار اور سالانہ ہو چکا تھا۔

اے خاصہ خاصانِ رُسل وقتِ دُعا ہے

اُمّت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے

فریاد ہے اے کشتی اُمّت کے نگہباں

بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

طاغوتی طاقتیں عاشقانِ رسول کو مٹانے کے لئے ان کے عقیدے اور

عمل کو برباد کرنے کی ہر ممکن کوشش میں مصروف تھیں اور اس سلسلے میں انہیں بد

باطن لوگوں کی بھی بھرپور مدد حاصل تھی۔

وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے قسرواں  
اب اس کی محاسن میں نہ بتی نہ دیا ہے

گلشنِ اسلام میں محسوس

غیر مسلم قوتوں کی مسلمانوں کو مٹانے اور پاکیزہ اسلامی تعلیمات کو بگاڑنے  
کی ان ناپاک سازشوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس پُرقتن دور میں گناہوں کی یلغار، TV  
اور V.C.R. کی بھرمار اور فیشن پرستی کی پھٹکار نے مسلمانوں کی اکثریت کو بے  
عمل بنا دیا، علمِ دین سے بے رغبتی اور ہر خاص و عام کا رُحمان صرف دُنیاوی تعلیم  
کی طرف ہونے لگا، دینی مسائل سے ناواقفیت کی بنا پر ہر طرف جہالت کے  
بادل منڈلانے لگے، مساجد کا تقدس پامال ہونے لگا، لادینیت و بد مذہبیت کا  
طوفان برپا ہونے لگا، ہر دوسرا گھر سنیما گھر بننے لگا، مسلمان موسیقی، شراب اور  
جوئے کا عادی ہو کر تیزی کے ساتھ بد اخلاقی کے عمیق گڑھے میں گرنا نظر آنے  
لگا، گلشنِ اسلام میں خُواں نے ڈیرے کیا ڈالے عاشقانِ رسول کے کان ذکرِ خدا و  
مصطفیٰ ﷺ کی پرسوز آوازیں سننے سے محروم ہونے  
لگے، ان نازک حالات میں لوگوں کی اصلاح کے لئے اللہ عزوجل نے اپنے ولی

کامل امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو منتخب فرمایا، کیونکہ جب بھی عاشقانِ رسول پر آزمائش کی آندھیاں چلیں، نئے نئے فتنے ظاہر ہوئے اور گمراہی کے بادل چھانے کے ساتھ ساتھ بے راہ روی اپنی بجلیاں گرانے لگی، بدعتیہ کی دعوت عام ہونے کے باعث لوگ نیکی کے راستے سے دُور ہونے لگے تو اللہ ربُّ العزَّات نے دینِ اسلام میں پیدا ہونے والے اس بگاڑ کو ختم کرنے اور اپنے محبوب، داناتِ غُیوب، مُنزَہ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کو زندہ کرنے کیلئے ہر دور میں اس اُمَّتِ مصطفیٰ کو ایسی ہستیاں عطا فرمائیں جو علم و عمل اور تقویٰ و پرہیزگاری کے انوار سے منور ہونے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں انقلاب برپا کرنے کی مجاہدانہ صفات سے بھی آراستہ تھیں۔

### گلشنِ اسلام میں مہار

جب معاشرہ ان کی کوششوں کے خوشبودار مدنی پھولوں سے معطر ہونا شروع ہوا تو فتنے دُور ہونا شروع ہو گئے اور گمراہی کے بادل چھٹنے لگے، بے راہ روی کی طوفانی شدت میں کمی آگئی، بے عملی کے سیلاب کا زور ٹوٹنے لگا اور شجرِ اسلام پھر سے سرسبز و شاداب ہو کر لہلہا اُٹھا۔ ہر طرف سنتوں کی بہار آگئی، روحانیت کے پھول کھل اُٹھے، علم کے چشمے پھوٹنے لگے، عمل کے دریا بہنے لگے

اور عاشقانِ رسول سنتوں کی خوشبو ہر سو پھیلانے لگے۔ چنانچہ،

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نیکی کی دعوت عام کرنے کی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے ایک ایک اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش کر کے مسلمانوں کو عملی طور پر سنتیں اپنانے کی طرف راغب کرنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جس مدنی کام کا آغاز کیا دیکھتے ہی دیکھتے وہ ایک عالمگیر تحریک کی صورت اختیار کر گیا اور آج لوگ اسے قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کے نام سے جانتے و پہچانتے ہیں۔ اس عظیم تحریک کی بنیاد امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ذی قعدۃ الحرام ۱۴۱۰ھ بمطابق ستمبر ۱۹۸۱ء میں عروس البلاد باب المدینہ کراچی پاکستان میں رکھی اور اس طرح مٹھی بھر لوگوں کو ساتھ لے کر چلنے والے امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ آج کروڑوں مسلمانوں کے دلوں میں بستے ہیں اور اس عظیم تحریک کا مدنی پیغام تادم تحریر ۱۷۲ ممالک تک پہنچ چکا ہے۔

شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دینِ متین کی

جو خدمت کی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے، آپ نے لوگوں کو دعوتِ اسلامی کا ایک ایسا مشکبار مدنی ماحول عطا کیا ہے جس کی خوشبو سے پورا معاشرہ مہک رہا ہے اور جس کی بہاریں ہر طرف دکھائی دے رہی ہیں، اسلامی بھائیوں کو دیکھیں تو سبز سبز عمامے اور سفید مدنی لباس کے جلوے آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے نظر آتے ہیں اور اسلامی بہنیں مدنی برقعوں میں سر تاپا حیا کا پیکر بن چکی ہیں۔ آپ نے سنتوں بھرے مہکے مہکے مدنی ماحول میں آنے والوں کی تربیت کا ایک ایسا جامع اور مضبوط نظام ترتیب دیا ہے کہ جو آتا ہے بس یہیں کا ہو کر رہ جاتا ہے۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہر خاص و عام کو دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کے لئے کئی مدنی پھول عطا فرمائے ہیں جن میں دو مدنی پھول یہ ہیں:

### پہلا مدنی پھول

شیطان ہمارا کھلا دشمن ہے، لہذا اس کے خلاف ہر محاذ پر بھرپور جنگ کا اعلان کیا جائے۔ پس شیطان اور برائیوں کے خلاف جنگ اب دعوتِ اسلامی کا نعرہ بن چکا ہے:

شیطان کے خلاف جنگ جاری رہے گی  
غیبت کے خلاف جنگ جاری رہے گی

جغلی کے خلاف جنگ جباری رہے گی  
 سود کے خلاف جنگ جباری رہے گی  
 بے حیائی کے خلاف جنگ جباری رہے گی

### دوسرا مہر مہر پھول

نجات تمام جہاں کے پالنے والے خدائے احکم الحاکمین عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت اور  
 مومنین پر رحم و کرم فرمانے والے نبی کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی  
 سنتوں کے اتباع میں ہے اور اس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی  
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنتوں پر عمل کی ترغیب کے لئے یہ نعرہ بلند کیا:

سر پہ عمامہ سجا رہے گا اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ  
 سر پہ زلفیں سجي رہیں گی اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ  
 رخ پہ داڑھی سجي رہے گی اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ  
 حیا سے نظریں جھکی رہیں گی اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ  
 قفلِ مدینہ لگا رہے گا اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ

ایک چپ ماسک

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## مرشد کامل کی دیگر شرائط

مرشد کامل کا نفس کے فتنوں اور شیطانی چالوں سے آگاہ ہونا بھی لازم ہے۔ چنانچہ اس اعتبار سے شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی حیاتِ طیبہ کا مشاہدہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ان شرائط پر بھی پورا اترتے ہیں، جیسا کہ بیان ہوا کہ آپ نے نفس و شیطان کے خلاف جنگ کا اعلان کر رکھا ہے۔ کیونکہ ایسا ممکن نہیں کہ بندہ حالتِ جنگ میں اپنے دشمنوں کی طرف سے غافل ہو جائے، چنانچہ بہت ضروری تھا کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت کے لئے کوئی ایسا نظام مرتب کیا جائے جس سے ہر وقت شیطان کے حملوں سے باخبر رہا جائے اور کبھی بھی سستی کا مظاہرہ نہ ہو۔

مگر ہائے افسوس! صد افسوس! اس نفس کا کیا کیا جائے جو ایک بے مہار اُونٹ کی حیثیت رکھتا ہے کہ بندے کے لمحہ بھر غفلت برتنے پر کہاں سے کہاں جا پہنچتا ہے اور شیطان جو ہمیشہ ایسے ہی نفوس کی تاک میں رہتا ہے اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے، بندہ اگر سنبھل جائے اور نفس کو قابو کر لے تو شیطان بھاگ جاتا ہے ورنہ بندہ شیطان اور نفس کی وجہ سے نیکی کی

راہ سے دور اور بُرائیوں کے قریب ہوتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے محسوس تک نہیں ہوتا اور وہ بعض اوقات کفر کی اندھیری وادیوں میں جا گرتا ہے۔ چنانچہ،

شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ نے نفس و شیطان

کے دھوکے اور فریب سے باخبر رہنے کا ایک بڑا ہی آسان طریقہ متعارف

کر دیا جسے مَدَنی اِنْعَامات کے نام سے جانا و پہچانا جاتا ہے۔ یہ مَدَنی

اِنْعَامات کیا ہیں؟ اس سوال کا جواب زیادہ مشکل نہیں کیونکہ مَدَنی اِنْعَامات

پر عمل سے مُراد نفس کا محاسبہ کرنا اور روزانہ یہ دیکھنا ہے کہ آج کیا کیا؟ کیا نیکی کے

کام کر کے قربِ خداوندی حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے یا نہیں؟ اور اگر کبھی

کوئی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن محاسبہ کرتے ہوئے اپنے اعمال میں نیکیوں کی کمی

اور گناہوں کی زیادتی پائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے اور گناہوں سے توبہ کرتے

ہوئے نیکیوں میں کثرت کی کوشش کرے کہ گناہ کے بعد نیکی کرنا گناہ کو مٹا دیتا

ہے۔ چنانچہ،

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین

سراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ اَنھَادِی ”خزائن العرفان“ میں پارہ ۱۲، سورہ ہود

کی آیت نمبر ۱۱۴ کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”ایک شخص



نے کسی عورت کو دیکھا اور اس سے کوئی خفیف سی حرکت بے حجابی کی سرزد ہوئی اس پر وہ نادم ہوا اور رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس شخص نے عرض کیا کہ صغیرہ گناہوں کے لئے نیکیوں کا کفارہ ہونا کیا خاص میرے لئے ہے؟ فرمایا نہیں سب کے لئے۔“<sup>①</sup> اور وہ فرمانِ باری تعالیٰ یہ ہے:

إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۖ  
ترجمہ کنزالایمان: بیشک نیکیاں بُرائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ (پ ۱۲، ہود: ۱۱۳)

مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لؤلؤ لاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: ”جہاں بھی رہو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو اور گناہ کے بعد نیکی کر لیا کرو کہ یہ اسے مٹا دیتی ہے۔“<sup>②</sup>

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ محاسبہٴ نفس تقویٰ سے پیدا ہوتا ہے اور روزِ قیامت آراستہ و پیراستہ ہو کر بارگاہِ رَبِّ العزت میں پیش ہونے کی لگن اس بادشاہِ حقیقی کے خوف اور ڈر سے حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ ان سب باتوں کے

①..... خزائن العرفان، پ ۱۲، ہود: ۱۱۳

②..... سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی معاشرۃ الناس، الحدیث: ۱۹۹۴، ج ۳، ص ۳۹

حُصول کے لئے شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل مُدَّوِعَاوِن ہے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ  
أَجَلَ اللَّهِ لَا تٌ وَهُوَ السَّيِّعُ  
الْعَلِيمُ ۝ وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّا  
يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ ۝ إِنَّ اللَّهَ  
لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ۝

ترجمہ کنز الایمان: جسے اللہ سے ملنے کی امید ہو تو بیشک اللہ کی میعاد ضرور آنے والی ہے اور وہی سنتا جانتا ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں کوشش کرے تو اپنے ہی بھلے کو کوشش کرتا ہے بیشک اللہ بے

(پ ۲۰، العنکبوت: ۵، ۶) پرواہ ہے سارے جہان سے۔

یاد رکھئے نفس کا محاسبہ کرنا کوئی نئی بات نہیں بلکہ یہ آسلاف سے ثابت ہے اور شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے آسلاف کی اس سنت کو از سر نو زندہ کر کے نفس و شیطان کو شکستِ فاش دی ہے۔ چنانچہ،

سیدِ عالم دینی علامہ محمد امجد علی شاہ صاحبِ رحمۃ اللہ علیہ

امیر المومنین حضرت سیدِ ناعم بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: ”اپنا محاسبہ کیا کرو اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے اور اپنی جانوں کا وزن کئے جانے سے پہلے خود ہی ان کا وزن کر لو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور پیش ہونے والے

سب سے بڑے دن کے لئے خود کو آراستہ کر لو کہ جس دن تم پیش کئے جاؤ گے کچھ بھی مخفی نہ رہے گا، بے شک اُن لوگوں کا حسابِ آخرت میں خفیف و آسان ہوگا جنہوں نے دنیا ہی میں اپنی جانوں کا محاسبہ کیا اور انہی لوگوں کے نامہ اعمال کے وزنِ روزِ قیامت وزنی ہوں گے جنہوں نے دنیا میں اپنے نفوس کا وزن کیا ہوگا۔ اس لئے کہ میزان کا حق یہ ہے کہ اس میں سوائے حق کے کچھ نہ رکھا جائے جو یقیناً بھاری و ثقیل ہوگا۔<sup>①</sup>

### مَدَنی انعامات پر عمل کی ترغیب

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: ”یقیناً وہ لوگ خوش نصیب ہیں جو مرنے سے قبل موت کی تیاری کر لیتے ہیں۔“ زندگی برف کی طرح پگھلتی جا رہی ہے، موت اپنی تمام تر سختیوں سمیت پیچھا کئے چلی آ رہی ہے۔ عنقریب ہمیں سرنا، اندھیری قبر میں اترنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا پڑیگا۔ یقیناً وہ لوگ خوش نصیب ہیں جو مرنے سے قبل آخرت کی تیاری کر لیتے ہیں۔

موت سے غافل نہ ہواے بے خبر!

تجھ کو جانا ہے یہاں سب چھوڑ کر

①..... سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب حدیث الکبیر... الخ، الحدیث: ۲۳۶۷، ج ۳، ص ۲۰۷

مزید فرماتے ہیں کہ ”کاش! دیگر فرائض و سنن کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مَدَنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دستور العمل بنالیں۔“

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے  
کوئی نہیں بھروسہ اے بھائی زندگی کا

شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعَالِیَہِ مَدَنی انعامات

پر عمل کرنے والوں کو کچھ یوں اپنی دعاؤں سے نوازتے ہیں:

تُو دلی اپنا بنالے اُس کو رَبِّ لَمْ یَزَلْ  
”مَدَنی انعامات“ پر کرتا ہے جو کوئی عمل

مزید فرماتے ہیں: ”کاش! تمام ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی بھی اپنے اپنے

حلقے میں ان کو عام کر دیں اور ہر مسلمان اپنی قَبْر و آخرت کی بہتری کیلئے ان

مَدَنی انعامات کو اخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے جَنَّت

الْفردوس میں مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوسی بننے کا عظیم

ترین انعام پالے۔“

ہو بہر ضیا نظرِ کرم سُوئے گنہگار

جنت میں پڑوسی مرے آقا کا بن دے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخ طریقت، امیر اہلسنت

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ہو سکتا ہے آپ میں سے کسی کو میرے مَدَنی

انعام مشکل معلوم ہوں مگر ہمت نہ ہاریں: حدیث پاک میں ہے: اَفْضَلُ

الْعِبَادَةِ اَحْمَرُهَا یعنی افضل ترین عبادت وہ ہے جس میں زحمت زیادہ ہو۔<sup>①</sup>

حضرت سیدنا ابراہیم بن اداہم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْبَرُ فرماتے ہیں: ”دنیا میں جو

عمل جتنا دشوار ہوگا بروز قیامت میرا نِکَمَل میں وہ اتنا ہی وَزَن دار ہوگا۔“<sup>②</sup>

مزید فرماتے ہیں: ”جب آپ کوئی عمل شروع کر دیں گے تو وہ آپ کیلئے

اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ آسان ہو جائے گا۔ غالباً آپ کو تَجَرِبَہ ہوگا کہ سخت سَر دِی

کے وَقْتُ وُضُو کیلئے بیٹھتے ہیں تو سردی سے دانت بجتے ہیں پھر ہمت کر کے جب

وُضُو شروع کر دیتے ہیں تو ابتداءً ٹھنڈک زیادہ محسوس ہوتی ہے اور پھر تَبَدُّلِ رِیْج

کم ہو جاتی ہے۔ ہر مشکل کام کا یہی اُصول ہے مثلاً کسی کو کوئی مُہلک بیماری لگ

جائے تو وہ بے چین ہو جاتا ہے پھر رفتہ رفتہ جب عادی ہو جاتا ہے تو قُوَّتِ

برداشت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ لہذا فوراً سے پیشتر آپ مَدَنی انعامات کا

رسالہ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیہ حاصل فرما لیجئے اور مدنی انعام

[1]..... کشف الخفاء و مزیل الالباس، حرف الهمز مع الفاء، الحديث: ۴۵۹، ج ۱، ص ۱۴۱

[2]..... تذکرة الاولیاء، ذکر ابراہیم بن ادھم، ص ۹۵

نمبر 15: ”کیا آج آپ نے یکسوئی کے ساتھ کم از کم 12 منٹ فکرِ مدینہ (یعنی اپنے اعمال کا محاسبہ) کرتے ہوئے جن جن مَدَنی انعامات پر عمل ہوا رسالہ میں ان کی خانہ پُری فرمائی؟“ کے مطابق عمل شروع کر دیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِتَدْرِیجِ عمل میں اضافے کے ساتھ دل میں گناہوں سے نفرت محسوس فرمائیں گے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ آخرت کے معاملے میں گھڑی بھر کے لئے غور و فکر کرنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ ①

تمام اسلامی بھائی نیت فرمالیجئے کہ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ روزانہ پابندی سے فکرِ مدینہ کی سعادت حاصل کریں گے۔

### فکرِ مدینہ پر استقامت کا آسان طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم یہ خواہش رکھتے ہیں کہ استقامت کے ساتھ روزانہ فکرِ مدینہ کی سعادت حاصل ہو تو اس کے لئے آپ ایک وقت مقرر فرمالیجئے، مثلاً: آپ کی دکان ہے یا آفس جاتے ہیں اور رزق میں برکت کی نیت سے وہاں قرآنِ پاک کی تلاوت کی سعادت کے ساتھ اَوْرَاد و وظائف پڑھتے ہیں تو ان معمولات میں فکرِ مدینہ جیسے بابرکت کام کو بھی شامل کر لیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رِزْق میں برکت کے ساتھ فکرِ مدینہ کرنے پر ایسی استقامت

①..... الجامع الصغیر للسیوطی، حرف الفاء، الحدیث: ۵۸۹، ص ۳۶۵

حاصل ہوگی کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ (کسی بھی نماز کے بعد یا سونے سے قبل کا وقت بھی مقرر کیا جاسکتا ہے) تمام اسلامی بھائی نیت فرما لیجئے کہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وقت مقررہ پر پابندی کے ساتھ فکرِ مدینہ ضرور کریں گے۔

### دُرُجہ بندی

آسانی کے لئے مَدَنی انعامات کی یومیہ درجہ بندی کی گئی ہے تاکہ آپ بتدریج اپنے عمل میں اضافہ فرماتے چلے جائیں۔ حَجَّۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ”اگر کوئی حصولِ تقویٰ کی خاطر کم کھانے کی عادت ڈالنا چاہے تو یکبارگی کھانا کم نہ کرے بلکہ ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن ایک ایک نوالہ کم کرتا جائے آہستہ آہستہ کم کھانے کی عادت ہو ہی جائیگی۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ لہذا آپ بھی درجہ بدرجہ عمل کرنا شروع کر دیجئے اور عمل بڑھاتے جائیے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ وقت بھی آجائے گا جب آپ تمام مَدَنی انعامات کے عامل بن جائیں گے۔ مگر یاد رہے! فرائض و واجبات اور سُنَّتِ مُؤکَّدہ وغیرہ شرعی احکامات پر فوری عمل ضروری ہے۔

### مَدَنی انعامات ایک نظر میں

یومیہ مَدَنی انعامات	اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	طلبہ	طالبات	مَدَنی منہ/مخیاں
50	47	67	60	29	

پہلا درجہ	17	17	16	20
دوسرا درجہ	17	18	25	20
تیسرا درجہ	16	12	26	20
ہفتہ وار مَدَنی انعامات	8	3	8	4
ماہانہ مَدَنی انعامات	6	5	7	4
سالانہ مَدَنی انعامات	8	8	10	6
کل میزان	72	63	92	83
				40



میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا و آخرت بہتر بنانے، اپنے گناہوں کا احتساب کرنے، قبر و حشر کے بارے میں غور و فکر کرنے اور اپنے اچھے بُرے کاموں کا جائزہ لینے کے لئے آپ بھی مَدَنی انعامات کا رسالہ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۂ حاصل فرمالیجئے اور ہر مدنی ماہ کے پہلے دس دنوں کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

اگر فی الحال پُر نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی اتنا تو کیجئے کہ ولی کامل، عاشق رسول، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَنّٰن کی پچیسویں شریف کی نسبت سے



روزانہ کم از کم 25 سیکنڈز کے لیے اس کو دیکھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھنے سے پڑھنے اور پڑھتے رہنے سے فکرِ مدینہ کرنے اور اس رسالہ کو بھرنے کا ذہن بنے گا اور اگر بھرنے کا معمول بن گیا تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے۔

### ﴿جامع شراائط پیر کامل کی تلاش﴾

مکہ المکرمہ (عرب شریف) کے علاقے حَیَلِ معانیہ کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ہمارا خاندان کم وبیش 80 سال سے عرب شریف میں مقیم ہے۔ میری والدہ کی طرح میری پیدائش بھی مکہ مکرمہ زَادَا اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا میں ہوئی۔ آج (یعنی بیان دینے کے وقت) سے تقریباً 12 سال پہلے تک میں ایک لا اُبالی نوجوان تھا۔ ایک دن کسی نے میرا ذہن بنایا کہ دنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں پانے کے لئے کسی جامع شراائط پیر سے مرید ہونا بھی ضروری ہے۔ میں نے پیر کامل کی تلاش شروع کر دی مگر 11 سال گزر گئے میں کسی سے مطمئن نہ ہو پایا۔ بارہویں سال ایک رات میں سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اونچے تخت پر نورانی بزرگ جلوہ فرما ہیں جن کے سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج سجا ہوا ہے۔ انہوں نے مجھے میرا نام لے کر اپنے قریب بلایا اور بیعت کروا کے

اپنا مُرید بنالیا۔ جب میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنی قلبی کیفیت کو بدلا ہوا پایا۔ ایک عرصے بعد میں نے نماز ادا کی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بعد سے پانچ وقت نماز کی پابندی شروع کر دی۔ میرا دل گناہوں سے وحشت کھانے لگا اور میں تائب ہو کر نیکیوں کے راستے پر چل پڑا۔ مجھے سبز عمامے والے پیر و مُرشد بہت یاد آتے مگر میں نے انہیں صرف خواب میں دیکھا تھا، آخر تلاش کہاں کرتا!

کچھ عرصے بعد مرکز الاولیاء (لاہور، پاکستان) جانا ہوا تو وہاں سبز عمامے والے کثیر اسلامی بھائیوں کو دیکھا، سبز عمامے سے محبت کی وجہ سے ان کے قریب ہو گیا اور جب تک وہاں رہا، ان کی صحبت کی برکتیں لوٹتا رہا۔ دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی ترکیب بھی رہی۔ اس دوران پتا چلا کہ دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حج پر جارہے ہیں اور اس مرتبہ ”چل مدینہ“ (یعنی امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ساتھ سفر کرنے والے خوش نصیب اسلامی بھائیوں) کا قافلہ مرکز الاولیاء لاہور سے روانہ ہوگا جسے جلوس کی صورت میں ایئر پورٹ لے جایا جائے گا۔ میں بھی جلوس میں پہنچ گیا کہ اتنی مشہور شخصیت کی زیارت کرنی چاہئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جونہی میں نے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے چہرہ مبارک کو دیکھا تو اپنے

آنسو نہ روک سکا کہ یہ تو میرے وہی پیر و مُرشد ہیں جنہوں نے مجھے خواب میں مُرید بنایا تھا۔ شدید رش اور حفاظتی انتظامات کی وجہ سے میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب جا کر ملاقات نہ کر سکا۔ بہر حال میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے ملاقات کی حسرت دل میں لئے دوبارہ عرب شریف لوٹ آیا۔ یہاں آکر مجھے وسوسوں نے گھیر لیا کہ جس مُرشد سے ملاقات مشکل ہو اس کے بجائے کسی اور پیر سے مُرید ہونا چاہئے۔ اس رات جب میں سویا تو خواب میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دادا مُرشد اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن تشریف لے آئے۔ ان کے چہرے پر ناگواری کے اثرات ظاہر تھے۔ جلال میں ارشاد فرمایا: ”لاؤ! ہمارے وظائف واپس کر دو۔“ میں نے مؤدبانہ عرض کی: ”حُضور کس لئے؟“ فرمایا: ”غلطی کرتے ہو، پھر پوچھتے ہو کیا ہوا؟“ میں سمجھ گیا کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعَزَّزْتِ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے متعلق وسوسے کا شکار ہونے پر مجھے تنبیہ فرما رہے ہیں۔ میں نے رورور معافی مانگی۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو۔ میں بیدار ہو کر بارگاہ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر

ہوا اور رو کر توبہ کی۔

کم و بیش چار دن بعد اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّتْ نے دوبارہ خواب میں کرم فرمایا۔ اس مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے، محبت سے میرا ہاتھ تھاما اور فرمایا: ”میرا عکس کراچی میں ہے۔“ میں جان گیا کہ یہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے لئے فرما رہے ہیں۔ پھر فرمایا: ”تمہیں جو بھی الیاس سے ملا ہے، سمجھو وہ مجھ سے ملا ہے۔“ میں نے عرض کی: ”میں اپنے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے ملاقات کا خواستگار ہوں۔“ اس پر فرمایا: ”اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری ملاقات ضرور ہوگی، جب ملاقات ہو تو میرا سلام الیاس کو کہنا۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 17 ربیع النور شریف 1430ھ بروز پیر شریف اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّتْ کے فرمان کے مطابق مجھے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں سحری کی سعادت حاصل ہوئی اور ملاقات کا شرف بھی ملا تو میں نے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّتْ کا سلام بھی پہنچا دیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیر اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## امام غزالی کے بیان کردہ اوصاف اور امیر اہلسنت

میٹھے اسلامی بھائیو! امام غزالی کے بیان کردہ مُرشدِ کامل میں پائے جانے والے 26 اوصاف کی روشنی میں امیرِ اہلسنت کی حیاتِ طیبہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بلاشبہ آپ جامعِ شرائطِ پیر ہیں۔ فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ دیگر نفلی عبادتوں اور خوفِ خدا و عشقِ رسول، جذبہٴ اتباعِ قرآن و سنت، جذبہٴ احیائے سنت، عفو و درگزر، صبر و شکر، عاجزی و انکساری، اخلاص و تقویٰ، حُسنِ اخلاق، جود و سخا، عبادت و ریاضت، دنیا سے بے رغبتی، حفاظتِ ایمان کی فکر، فروغِ علمِ دین و تبلیغِ دین بالخصوص خدمتِ مسلکِ اہلسنت، محبوبانِ بارگاہِ الہی خصوصاً اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجددِ دین و ملت، پروانہٴ شمعِ رسالت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن سے انتہائی محبت و عقیدت، لوگوں سے ہمدردی و خیر خواہی کا ذہن، تمام معاملات (مثلاً خرید و فروخت، نکاح وغیرہ) حتیٰ کہ علاجِ معالجہ کے بارے میں بھی لوگوں کی رہنمائی وغیرہ جیسی صفات نے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن بنا دیا۔ دولت مندوں اور اربابِ اقتدارِ شخصیات سے بے نیازی نے

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو مزید ممتاز کر دیا، اہل ثروت، مال و دولت کے انبار آپ کی ذات کے لئے پیش کرتے ہیں مگر آپ منع فرمادیتے ہیں۔

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کردار کی بلندیوں سے متاثر ہو کر لاکھوں لاکھ مسلمان آپ کے ہاتھوں بَیْعَت کر کے حُضور سیدنا غوث الاعظم دستگیر پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی قُدَاسِ سِرُّہ التَّوَرٰنِی کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو چکے ہیں۔ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے دامن سے وابستگان پر چونکہ رب کائنات کے بے شمار انعامات ہوتے ہیں کہ انہیں دیکھ کر عقل بھی دنگ رہ جاتی ہے۔ چنانچہ اس پُر فتن دور میں گاہے بگاہے اُن خوش نصیب اسلامی بھائیوں اور بہنوں کو جنہیں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دامن سے وابستگی کی حیرت انگیز برکتیں حاصل ہوئیں، کے متعلق یہ واقعات سننے اور دیکھنے میں آتے رہتے ہیں کہ انہیں نہ صرف وقتِ موت کلمہ طیبہ نصیب ہوا بلکہ جن خوش نصیبوں کی قبریں طویل مدت کے بعد کسی حاجتِ شدیدہ کے باعث کھولی گئیں تو ان کے نہ صرف جسم اور کفن سلامت تھے بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قبروں سے خوشبو کی لپٹیں بھی آرہی تھیں۔ چنانچہ،

﴿شہید دعوتِ اسلامی﴾

۲۵ رَجَبُ الْاُمَرْجَب ۱۴۱۶ھ رات تقریباً پونے گیارہ بجے مرکز

الاولیاء لاہور کے پونچھ روڈ کا مارکیٹ ایریا شدید فائرنگ کی تڑتڑ سے گونج اٹھا۔ ہر طرف خوف و ہراس پھیل گیا اور دھڑ دھڑ دکانیں بند ہونے لگیں۔ جب لوگوں کے حواس کچھ بحال ہوئے تو دیکھا کہ ایک کارشعلوں کی لپیٹ میں ہے۔

دَٰرِ اَضَلِّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی عام مقبولیت اور اسلام کی حقیقی شان و شوکت کا عروج برداشت نہ کرتے ہوئے ”کسی“ کے اشارے پر دہشت گردوں نے شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی ابوبلال حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی جان لینے کی ناکام کوشش کی تھی۔ مگر ”جسے خدا رکھے اسے کون چکھے“ کے مصداق دشمن کا منصوبہ خاک میں مل گیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سنتوں کی مزید خدمت لینے کے لئے اپنے پیارے حبیب کے عاشق کو آنچ نہ آنے دی۔

اس فائرنگ کے نتیجے میں مبلغِ دعوتِ اسلامی محمد سجاد عطارِی اور الحاج محمد اُحدرضا عطارِی جامِ شہادت نوش کر گئے۔ دونوں شہیدانِ دعوتِ اسلامی کو مرکز الاولیاء لاہور کے مشہور میانی قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔ تدفین کے تقریباً آٹھ ماہ بعد لاہور میں شدید بارشیں ہوئیں۔ جس کے سبب شہیدِ دعوتِ اسلامی حاجی اُحدرضا عطارِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِی کی قبر مُہندَم ہو گئی۔

اعترہ کی خواہش پر لاش کی منتقلی کا سلسلہ ہوا۔ کافی لوگوں کی موجودگی میں مٹی ہٹا کر جب چہرے کی طرف سے سِل ہٹائی گئی تو خوشبو کی لپٹ سے لوگوں کے مشامِ دماغ معطر ہو گئے۔ مزید سلیں ہٹائی گئیں۔ عینی شاہدین کے بیان کے مطابق شہیدِ دعوتِ اسلامی حاجی اُحد رضا عطاری کا کفن تک سلامت تھا۔ تدفین کے وقت جو سبز سبز عمامہ شریف سر پر باندھا گیا تھا وہ بھی اسی طرح سجا ہوا تھا۔ چہرہ بھی پھول کی طرح کھلا ہوا تھا ہاتھ نماز کی طرح بندھے ہوئے تھے جبکہ شہید کو جہاں گولیاں لگی تھیں وہ زخم بھی تازہ تھے اور کفن پر تازہ خون کے دھبے صاف نظر آرہے تھے، دُرود و سلام کی صداؤں میں شہید کی لاش کو اٹھا کر دوسری جگہ پہلے سے تیار شدہ قبر میں منتقل کر دیا گیا۔ (یہ واقعہ مختلف اخبارات میں بھی شائع ہوا)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ نے حملے کے واقعہ کے بعد محسنِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں ایک استغاثہ پیش کیا۔ اس کے چند اشعار پیش خدمت ہیں:

اپانک دشمنوں نے کی چڑھائی یا رسول اللہ

شہید دو ہو گئے اسلامی بھائی یا رسول اللہ



مرا دشمن تو مجھ کو ختم کرنے آ ہی پہنچا تھا  
 میں قرباں تم نے میری جاں بچائی یا رسول اللہ  
 عدو جھک مارتا ہے خاک اڑاتا ہے تیرے قربان  
 مجھے اب تک نہ کوئی آنچ آئی یا رسول اللہ  
 شہید دعوتِ اسلامی سجاد و اُحد آقا  
 رہیں جنت میں یکجا دونوں بھائی یا رسول اللہ  
 نہیں سرکار ذاتی دشمنی میری کسی سے بھی  
 ہے میری نفس و شیطاں سے لڑائی یا رسول اللہ  
 حقوق اپنے کئے میں درگزر دشمن کو بھی سارے  
 اگرچہ مجھ پہ ہو گولی چلائی یا رسول اللہ  
 تمنا ہے میرے دشمن کریں توبہ عطا کر دو  
 انہیں دونوں جہاں کی تم بھلائی یا رسول اللہ  
 اگرچہ جان جائے خدمتِ سنت نہ چھوڑوں گا  
 شہا کرتے رہیں مشکل کشائی یا رسول اللہ  
 تمنا ہے تیرے عطار کی یوں دھوم مچ جائے  
 مدینے میں شہادت اس نے پائی یا رسول اللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! معلوم ہوا کہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب مکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خصوصی کرم ہے اور واقعی آپ جامع شرائط پیر ہیں کیونکہ آپ کے دامنِ کرم سے وابستہ خوش نصیب مسلمان دونوں جہاں کی نعمتوں سے مالا مال ہو جاتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیر اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔  
امین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

### شریعت و طریقت

حضرت امام قشیری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَدِی رَسَالۃ قَشِیْرِ یہ میں حضرت جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ اَنہَادِی سے نقل فرماتے ہیں: جس نے نہ قرآن یاد کیا نہ حدیث لکھی یعنی جو علم شریعت سے آگاہ نہیں طریقت میں اس کی اقتدا کریں نہ اسے اپنا پیر بنائیں کیونکہ ہمارا علم طریقت کتاب و سنت کا پابند ہے۔

(رسالہ قشیریہ ص ۲۴ مطبوعہ مصر)

## ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مؤلف
1	قرآن مجید	کلام باری تعالی مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
2	کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
3	خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
4	صحیح مسلم	امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ دار ابن حزم، بیروت
5	سنن ابی داود	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ دار احیاء التراث العربی، بیروت
6	سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ دار الفکر، بیروت
7	المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ دار الفکر، بیروت
8	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ دار الکتب العلمیہ، بیروت

9	تاريخ بغداد	حافظ ابو بكر علي بن احمد خطيب بغدادى، متوفى ۴۶۳ھ دارالكتب العلمية، بيروت
10	مشكاة المصابيح	علامه ابى الدين تبريزى، متوفى ۴۲۲ھ دارالكتب العلمية، بيروت
11	مجمع الزوائد	حافظ نور الدين علي بن ابى بكر يثمتى، متوفى ۸۰۷ھ دارالفكر، بيروت
12	الجامع الصغير	امام جلال الدين بن ابى بكر سيوطى، متوفى ۹۱۱ھ دارالكتب العلمية، بيروت
13	كنز العمال	على مقبى بن حسام الدين هندى، متوفى ۹۷۵ھ دارالكتب العلمية، بيروت
14	كشف الخفاء	شيخ اسماعيل بن محمد عجلونى، متوفى ۱۱۶۲ھ دارالكتب العلمية، بيروت
15	مرقاۃ المفاتيح	علامه ملا علي بن سلطان قارى، متوفى ۱۰۱۴ھ دارالفكر، بيروت
16	الختصر المحتاج اليه	شمس الدين محمد بن احمد ذهبى، متوفى ۷۴۸ھ دارالكتب العلمية، بيروت
17	مجموعۃ رسائل	ابو حامد امام محمد بن محمد غزالى، متوفى ۵۰۵ھ دارالفكر، بيروت
18	الحديث النبوية	سيدى عبدالغنى نابلسى حنفى، متوفى ۱۱۴۱ھ پشاور

19	کشف المحجوب	داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری متوفی ۴۶۵ھ نوائے وقت پرنٹرز مرکز الاولیاء لاہور
20	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار، متوفی ۶۳۷ھ انتشارات گنجینہ، تہران
21	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
22	ملفوظات اعلیٰ حضرت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
23	فتاویٰ افریقہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ نوری کتب خانہ، مرکز الاولیاء لاہور
24	وقار الفتاویٰ	مولانا مفتی محمد وقار الدین، متوفی ۱۴۱۳ھ بزم وقار الدین، باب المدینہ کراچی
25	آداب مرشد کامل	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

### فرمانِ محمد ﷺ

جب تو اپنے دل میں کسی کی محبت یا دشمنی پائے تو اس کے کاموں کو قرآن وحدیث پر پیش کر، اگر قرآن وحدیث کی رو سے پسندیدہ ہوں تو اس سے محبت کر اور اگر اس اعتبار سے ناپسندیدہ ہوں تو اسے ناپسند کر، تاکہ اپنی خواہش سے نہ کسی کو دوست رکھے نہ دشمن۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: خواہش کی پیروی نہ کر کہ تجھے راہِ خدا سے بہکا دے گی۔ (طابق کبریٰ، ص ۱۳۰)



## فہرست



26	دیگر سلاسل	1	دروِ پاک کی فضیلت
26	پہلی شرط کی وضاحت	1	ابتدا اپنے آپ سے کرو
28	امیر اہلسنت کا سلسلہ بیعت	3	خام اور تام میں فرق
34	مرشد کامل کی دوسری شرط	10	وقتِ نزاع پیر کامل کی مدد
34	امیر اہلسنت اور دوسری شرط	11	پیر کامل کی ضرورت و اہمیت
34	سنی صحیح العقیدہ کون؟	15	شیخ کی تعریف
35	خلیفہ صدر الشریعہ کے تاثرات	15	پیر و مرشد کا مرتبہ
37	آپ کے والد محترم کی کرامت	16	پیری مریدی کا ثبوت
38	امیر اہلسنت کا بچپن	17	مرید ہونے کا مقصد
39	امیر اہلسنت کی امام اہلسنت	17	فی زمانہ حالات
	سے محبت	18	مرشد کامل کیلئے چار شرائط
40	بد عقیدگی سے نفرت	19	مرشد کامل کے 26 اوصاف
42	بد مذہب کو استاد بنانا	20	مرشد کامل کی تلاش
43	بد مذہبی کی بو	22	امیر اہلسنت جامع شرائط پیر
44	بد مذہبوں کے پاس بیٹھنا کیسا؟	22	مرشد کامل کی پہلی شرط
46	مرشد کامل کی تیسری شرط	22	امیر اہلسنت اور پہلی شرط
47	امیر اہلسنت اور تیسری شرط	23	شجرہ عالیہ

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
62	مرشد کامل کی دیگر شرائط	47	امیر اہلسنت نے علم دین کیسے حاصل کیا؟
65	سیدنا فاروق اعظم اور محاسبہ نفس		
66	مَدَنی انعامات پر عمل کی ترغیب	50	دینی مسائل پر امیر اہلسنت کا
69	فکرِ مدینہ پر استقامت کا		عُبور
	آسان طریقہ	51	امیر اہلسنت کی وسعتِ علمی
70	دَرَجہ بندی	52	امیر اہلسنت کی علمی خدمات
70	مَدَنی انعامات ایک نظر میں	54	مرشد کامل کی چوتھی شرط
72	جامع شرائط پیر کامل کی تلاش	54	امیر اہلسنت اور چوتھی شرط
76	امام غزالی کے بیان کردہ	54	خیر و شر کی جنگ
	اوصاف اور امیر اہلسنت	57	گلشن اسلام میں خزاں
77	شہیدِ دعوتِ اسلامی	58	گلشن اسلام میں بہار
82	ماخذ و مراجع	60	پہلا مدنی پھول
		61	دوسرا مدنی پھول

### اسان کامل کی حالت

فخر موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

# دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران حضرت مولانا محمد عمران عطاری سلمہ الباری کے تحریری بیانات طبع شدہ

1}..... فیضانِ مرشد	2}..... احساسِ ذمہ داری
3}..... جنت کی تیاری	4}..... وقفِ مدینہ
5}..... مدنی کاموں کی تقسیم	6}..... مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے
7}..... مدنی مشورے کی اہمیت	8}..... سود اور اس کا علاج
9}..... سیرتِ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ	10}..... پیارے مرشد
11}..... برائیوں کی مالا	12}..... فیصلہ کرنے کے مدنی پھول
13}..... غیرت مند شوہر	14}..... جامع شرائط پیر

## عنقریب آنے والے تحریری بیانات

1}..... صحابی کی انفرادی کوشش	2}..... کامل مرید
3}..... ہمیں کیا ہو گیا ہے؟	4}..... پیر پر اعتراض منع ہے
5}..... امیر اہلسنت کی دینی خدمات	6}..... امیر اہلسنت اور دعوتِ اسلامی





سُنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ حلیفِ قرآن و شہادت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مجھے مجھے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر شعراء مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے انجھی انجھی بیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی عادت فی الجہا ہے۔ حاجتِ ان رسول کے عذ کی قاپلوں میں پرنسپل ثواب سنتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے عذ فی انعامات کا رسالہ پڑ کر کے ہر عذ فی ماہ کے لہجائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالینے، اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بڑکرت سے پابند سبقت بننے، غنا ہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گلو جنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ فرض بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَنْ فِيْ اِنْعَامَاتِ“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَنْ فِيْ قَافِلُوْنَ“ میں سفر کرتا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل



مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- |             |   |              |  |
|-------------|---|--------------|--|
| 051-5553765 | • راولپنڈی: فضلہ روپے کا کھلی چمک لال روڈ۔ فون: | 021-34250168 | • شہید مسعود کھادر فون:                      |
|             | • پشاور: ایفان مینڈیگھر ٹیئر 9 انور سٹریٹ صدر۔  | 042-37311679 | • لاہور: واٹا رو پارک کینٹنمنٹ لال روڈ۔ فون: |
| 068-5571686 | • خان پور: ڈارلین چمک ٹیر کھادر۔ فون:           | 041-2632625  | • سرگودھا: فیصل آباد، 4 اٹن پور، بازار۔ فون: |
| 0244-362145 | • قوہ شاہ: پیکارا بازار تارو۔ MCB۔ فون:         | 058274-37212 | • شیخوپورہ: چمک شہید ان پور۔ فون:            |
| 071-5619195 | • سکھر: ایفان مینڈیگھر۔ فون:                    | 022-2620122  | • حیدرآباد: ایفان مینڈیگھر۔ فون:             |
| 055-4225653 | • گوجرانوول: ایفان مینڈیگھر۔ فون:               | 061-4511192  | • ملتان: نزدیکی والی سہو۔ فون:               |
| 048-8007128 | • گوردیہ: ایفان مینڈیگھر۔ فون:                  | 053-3021911  | • گجرات: سیلا (قادیانہ) چمک۔ فون:            |



مکتبہ المدینہ، محلہ سوداگران، ایرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

021-34921389-93 Ext: 2634 : (C)

Web: [www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net) / Email: [ilmia@dawateislami.net](mailto:ilmia@dawateislami.net)